بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؀ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ؀

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۶ؔ بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

پیشگی (للعہ)

جلد ۸

مورخہ ۱۵ رمضان ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۸ اسوج ۱۹۶۶

نمبر ۴۹

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

مژدہ

درثمین حصہ دوم

تمام وہ اردو فارسی نظمیں جو حضرت اقدس نے یوم الوصال تک اپنی کتب مطبوعہ میں درج فرمائیں اور درثمین حصہ اول میں شائع نہیں ہوئیں۔ **درثمین حصہ دوم** میں چھپ گئی ہیں چار آنے قیمت مقرر کی گئی ہے احباب جلد منگوائیں کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں چھپوائی گئی ہے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ پانچ نسخوں کے اکٹھے خریدار کو محصول ڈاک معاف ہوگا لیکن فیس وی پی موازی ارذمہ خریدار ہوگی

براہین احمدیہ صرف دو روپے میں

مکمل براہین احمدیہ ہر چہار جلد جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بھی لگائے گئے ہیں تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہیں جو کہ عہ فی نسخہ کے حساب سے دئے جاتے ہیں محصولڈاک بذمہ خریدار مجلد کی قیمت عہ ہے مگر مجلد کے نسخے بہت ہی کم ہیں (درخواست کے ساتھ قیمت پیشگی آئے یا کم از کم ۸ کے ٹکٹ تو بہت بہتر ورنہ وی پی نہ ہوگا) جو صاحب محصولڈاک بچانا چاہیں وہ مبلغ عہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں انکیواسطے ایک نسخہ بمد امانت الگ رکھدیا جائیگا اور کسی کے ہاتھ دستی بھیجدیا جاویگا۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں

مینیجر اخبار بدر قادیان

ارادۂ حج

جاہل لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ احمدی لوگ حج نہیں کیا کرتے۔ حالانکہ ہم ہر سال احمدی برادران کو حج پر جاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ امسال ہمارے ایک معزز احمدی بھائی جو حج پر جانے والے ہیں۔ انہوں نے ہم سے درخواست کی ہے۔ کہ ہم بذریعہ اخبار ان کو معلوم کرادیویں کہ اور کون کون سے دوست حج پر جانے والے ہیں۔ تاکہ ان کی باہمی رفاقت ہوسکے۔ اس واسطے جو جو صاحب حج پر جانے والے ہوں۔ وہ عاجز کو بواپسی ڈاک مطلع فرماویں۔ ایڈیٹر۔

صاحبانِ دل اور قوت

رمضان شریف کے مجاہدات کی دعاؤں میں اپنے کمزور دوستوں کی بھی دستگیری کرتے رہیں۔ صادق۔

نقشۂ اوقات سحری و افطار

حسب معمول اس سال وقت پر شائع نہیں ہوا۔ جس کا افسوس ہے۔ اس واسطے اس اخبار میں درج کیا جاتا ہے

۱۵ رمضان	سحری	افطار
۱۵	۵ گھنٹے ۳ منٹ	۶ گھنٹے ۲۲ منٹ
۱۶	۵ 〃 ۳ 〃	۶ 〃 ۲۱ 〃
۱۷	۵ 〃 ۵ 〃	۶ 〃 ۲۰ 〃
۱۸	۵ 〃 ۵ 〃	۶ 〃 ۱۹ 〃
۱۹	۵ 〃 ۶ 〃	۶ 〃 ۱۸ 〃
۲۰	۵ 〃 ۶ 〃	۶ 〃 ۱۷ 〃
۲۱	۵ 〃 ۷ 〃	۶ 〃 ۱۶ 〃
۲۲	۵ 〃 ۸ 〃	۶ 〃 ۱۵ 〃

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع ہوا۔)

نامۂ ایڈیٹر

(از بہاولپور)

ایڈیٹر کا ریویو اپنے ہی اخبار پر

برادرم۔ اکمل ہاشمی۔ السلام علیکم۔ ۱۶ ستمبر کا اخبار مظفر گڑھ میں اپنے وقت پر پہونچا آپنے خوب ہمت کی جو باوجود پیش آمدہ دقتوں کے اخبار نکالدیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ براہین احمدیہ کا اشتہار نہیں لکھا گیا۔ شاید بسبب عدم گنجائش ایسا ہوا۔ اگلے اخبار میں ضرور دیدیں۔ ضرورت وحدت پر کلام امیر کے ساتھ عاجز کے مضمون کا توارد ہوا۔ فالحمد للہ۔ خطبہ جمعہ میں جن انعامات کا ذکر کیا گیا ہے وہ بھی وحدت قومی سے ہی پیدا ہو سکتے ہیں۔ رمضان شریف میں اوقات سحر و نماز فجر و مغرب ضرور دینی چاہئیں اختلاف بہت نہیں ہوتا لوگ خود اندازہ باقی کر لیں گے آپ قادیان کے مطابق دیدیں۔ طلباء میں سے زیادہ چندہ جمع کرنیوالوں کے واسطے تمغہ کی تجویز پر امید ہے کہ صدر انجمن احمدیہ ضرور غور کریگی۔ المفتی کے تمام نمبر گذشتہ گمنوا کر میں نے نمبر لگوائے تھے تاکہ شروع سے ایک سلسلہ چلا جاوے اس ہفتہ آپنے پھر نمبر نہیں دلایا۔ کاتب نے یہی غنیمت سمجھا ہو گا کہ پچھلے اخبار کی ورق گردانی سے بچ جائے آیندہ احتیاط رکھیں۔ اشتہارات میں میاں احمد نور مہاجر کے حقوق کی نگہداشت کرتے رہیں۔ دارالامان کی خبر ہمبران سے آئی مگر آپنے کچھ نہ لکھا۔ میری نظر سارے اخبار میں اول سے آخر تک اخبار دارالامان کے واسطے دوڑی پھری مسز اکمل نے زیور کے واسطے خوب رائے دی۔ برقع کے متعلق مردوں کو تو غض بصر کا حکم دیا ہے مگر برقعہ تو ہے ہی مردوں کا غض بصر اور برقع کا فائدہ ہے کہ کوئی برقع پوش کو دیکھ ہی نہیں سکتا۔ اب سوال تو یہ ہے کہ برقع پوش عورت کے واسطے بھی برقع موجب غض بصر ہے یا اس کی بناوٹ ہی ایسی ہے، کہ جو عورت غض بصر کی عادی بھی ہو وہ برقع کے ساتھ مجبور ہوتی ہے کہ راستہ کی تلاش میں اپنی نگاہ کو بجائے نیچے کرنے کے اوپر اٹھائے اسپر ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی نظم کا نام آپنے تحفہ کشمیر شاید اس واسطے رکھا ہو گا کہ وہ انہوں نے کشمیر میں کہی ہو گی مگر ہماری امیدیں اس طرف لگی ہوئی ہیں کہ حضرت موصوف نے اپنی باریک بین نگاہ سے جن عجائبات اور لطائف قدرت کے اس سفر میں حظ اٹھایا ہے ان سے اپنے خدام کو مستفید کریں اور ہمبران نے عاجز سے وعدہ بھی فرمایا تھا۔ حضرت میر صاحب کی نظم اگرچہ میں ہی آپ کو دے آیا تھا تاہم اس وقت سفر میں جو لطف اس مناجات نے مجھکو دیا ہے۔ اس نے سبکساران ساحل واقف نہیں ہو سکتے کئی بار پڑھ چکا ہوں اور ہنوز کئی بار پڑھوں گا۔

مظفر گڈھ

پچھلے ہفتہ میں ڈیرہ غازیخان کا حال لکھ چکا ہوں اسجگہ دو دفعہ وعظ کیا گیا مگر اہل ڈیرہ دین سے بالکل ناواقف ہیں مساجد عموماً ویران پڑی ہیں وہاں سے چل کر میں مظفر گڈھ آیا جہاں اپنی جماعت کے دوست مرزا عنائت اللہ بیگ صاحب و مولوی اللہ بخش صاحب و میاں نبی بخش ہیں یہاں ایک وعظ کیواسطے تجویز کی گئی شہر میں منادی بھی ہوئی لیکن کوئی صاحب قاضی غلام حسین ہیں انہوں نے خطبہ جمعہ میں منع کر دیا۔ کہ کوئی شخص مرزائی کا وعظ نہ سنے اس واسطے بہت کم آدمی آئے چند تعلیمیافتہ شرفا تشریف لائے اور بس۔ مجھو اس خبر کے سننے سے کہ قاضی صاحب نے لوگوں کو ڈرا دیا ہے بہت خوشی ہوئی کہ احمدیت کا سکہ ان ملانوں کے دلوں پر خوب بیٹھا ہوا ہے وہ جان گئے ہیں اور پہچان گئے ہیں کہ احمدیوں کے دلائل ایسے زبردست ہیں کہ اگر لوگ سن لیں گے تو ضرور ان کے دلوں پر اثر ہو گا اور اگر انہوں نے ہم سے اگر ان باتوں کے متعلق سوال کیا تو ہم جواب دے سکیں گے اپنے پر سے اس ذلت کو روکنے کے واسطے غیر احمدی علماء نے اب یہ تجویز سوچی ہے کہ ہندوؤں کی طرح اپنے متبعین کو یہ سکھلاتے رہتے ہیں کہ خبردار احمدی کا کلام نہ سنو! اس سے ملاقات نہ کرو اس سے اختلاط پیدا نہ کرو۔ بعض نے تو یہاں تک فتوے لگا یا ہے کہ جو احمدیوں کے سلام کا جواب دے اسکی عورت کو طلاق ہو جاتی ہے یہ ناپاک فطرت کے کیڑے جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے زور لگائیں سلسلہ حقہ کا ایک ذرہ نقصان نہیں کر سکتے خدا کی باتیں بہر حال پوری ہو کر رہیں گی اور ان کا یہ رویہ خود ان کی سخت کمزوری اور نالائقی پر دلالت کرتا ہے کہ یہ ایک ادنیٰ احمدی سے ڈرتے ہیں اور اپنے مذہب کو ایک کچا تاگا جانتے ہیں جو احمدی کی شکل کو دیکھتے ہی ٹوٹ جائیگا۔ مولوی اللہ بخش صاحب استقبال کیواسطے اور نیز مشایعت کیلئے اسٹیشن تک تشریف لائے اللہ تعالیٰ انہیں اور مرزا صاحب موصوف کو مہمان نوازی کیواسطے جزائے خیر دے۔ آمین۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم ط

واپسی

گزشتہ اخبار میں جیسا کہ اکمل صاحب نے ظاہر فرمایا تھا میرا ارادہ تھا کہ ڈیرہ غازیخان سے آگے علاقہ سندھ میں جا کر وعظ کروں وہاں سے بعض دوستوں کا مدت سے اصرار بھی تھا لیکن جب میں نے ان احباب کو خطوط لکھے تو کچھ ایسی ہی وجوہات پیش آگئے کہ وہ جلدی سے مجھے جواب لکھ سکے ان کے جوابات کے انتظار میں میں نے دفعتہ سندھ پہنچنے کی بجائے راستہ میں دو تین جگہ قیام کرنا پسند کیا چنانچہ پہلا مقام مظفر گڈھ میں ہوا۔ جس کا ذکر اوپر درج ہے۔ جو نتیجہ وہیں سے لکھ کر روانہ کیا تھا مگر یہاں وقت پر نہ پہونچ سکا کہ پچھلے اخبار میں چھپ جاتا۔ مظفر گڈھ سے بہاولپور گیا وہاں قریباً دو روز قیام رہا اور وہاں سے آگے خانیوال جانے کا ارادہ تھا کیونکہ اس جگہ ایک دوست نے (خدا اُسپر رحم کرے) انتظام وعظ کا وعدہ کیا تھا مگر ایک اشارۂ غیبی کے سبب میں بہاولپور سے ہی فوراً قادیان کو لوٹا راستہ میں لودہراں۔ ملتان۔ منٹگمری کئی ایک مقامات میں جماعت تھی مگر کہیں ٹھہر نہ سکا۔ ارادہ تھا کہ سندھ سے واپسی پر ملتان ضرور ٹھہروں گا۔ مگر بجائے اس کے کہ وہاں آرام کرنیوالے بہت سے بزرگوں کی خوابگاہوں پر پہونچکر انہیں السلام علیکم کہتا اسٹیشن پر سے ہی ان کیواسطے بدرگاہ رب العالمین دعا کا ہاتھ اٹھایا کہ اے خدا تو ان کی مغفرت کر ان کے درجات جنت میں بڑھا اور نادان مسلمانوں کو ان کی قبر پرستی کے مشرکانہ فعل سے بچا غرض ۲۳ ستمبر کا اخبار چھپکر پیدا ہوگی کیواسطے طیار ہو رہا تھا کہ میں یہاں پہونچا لیکن راستہ کی شدت گرمی کے سبب آتے ہی تحت سردرد اور بخار میں مبتلا ہو گیا کئی دن تکلیف رہی اب بفضلہ تعالےٰ آرام ہے۔ لیکن نقاہت اس قدر ہے کہ یہ مضمون بھی لیٹ کر لکھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ رحم کرے احباب سے درخواست دعا ہے۔

بہاولپور

القصہ عاجز سندھ جاتا ہوا قادیان پہونچگیا ہے گویا اس بہانہ سے بہاولپور ہی دیکھنا تھا یا وہاں کے مخلص دوست اخویم چوہدری غلام حسن صاحب کی کشش تھی جو اس ذریعہ سے ان تک کھینچ کر لیگئی۔ وہاں مولوی رحیم بخش صاحب سے ملاقات ہوئی جو کونسل عالیہ ریاست کے پریزیڈنٹ ہیں بڑے با اخلاص اور بے تعصب حاکم ہیں۔ ہندو و مسلمان سب آپکے انصاف کے مداح ہیں ان کے ماتحت انتظام ریاست بہت عمدگی سے چل رہا ہے بہاولپور کا شہر کچھ بہت پُر رونق نظر نہیں آیا جیسا کہ دار السلطنت کو ہونا چاہیئے۔ سڑکیں عموماً کشادہ اور سایہ دار ہیں۔ باغات خوشنما ہیں۔ لیکن ریلوے اسٹیشن کی سڑک بہت ہی قابل مرمت ہے حالانکہ بہ سبب کثرت آمد و رفت وہی سب سے زیادہ قابل توجہ ہے بہاولپور میں برادرم ڈاکٹر طفیل علی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ جو ایک رئیس سردار کے علاج کے واسطے وہاں ٹھہرے ہوئے ہیں جس ہمدردی اور دلی دعا کے ساتھ وہ اس سردار کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ یہ احمدیوں کا ہی خاصہ ہے بابو غلام حسین صاحب کیسے بے تکلف پُر محبت دوست ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ وہاں بابو غلام نبی صاحب احمدی جو ان صالح ہیں۔ اور ان کے سوائے ایک صاحب میاں خدا بخش صاحب سے بھی ملاقات ہوئی جو لودہراں کے قریب کے رہنے والے ہیں۔ اس سفر میں قاضی حبیب اللہ صاحب نیر شاہ سے بہاولپور تک رفیق سفر رہے۔ قاضی صاحب ایک سنگین مقدمہ میں گرفتار تھے۔ مگر حضرت اور دیگر بزرگوں کی مخلصانہ دعاؤں نے ان کی پیروی کی اور برادر بابو غلام حسین صاحب کے کارڈ سے معلوم ہوا۔ کہ وہ بری ہو گئے ہیں۔ فالحمد للہ۔

قرآن کریم اور وید مقدس

"خلاصہ لکچر جناب خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب جو انہوں نے ٹون ہال شملہ میں ۱۴ - اگست ۱۹۰۹ء کو شام کے ۵ بجے دیا۔"

جس طرح پر ہر ایک کل کا موجد اس کل کے استعمال کے متعلق صحیح ہدایت دے سکتا ہے اور اس کے ماسوا دوسرے کے لئے جو اس کل کی بناوٹ سے بے خبر ہو یہ محال ہے کہ وہ اس کے استعمال کے لئے ہدایات دے سکے اسی طرح انسانی کل کا موجد یعنی خداوند کریم جو خالق ہے وہ ہی اس کے چلائے جانے کے متعلق ہدائت کر سکتا ہے اور یہی وہ ہدائت ہے جسے الہام کہتے ہیں اور الہام کا ہونا لابدی ہے اور جب سے دنیا ہے تب ہی سے الہام ہونا چاہئیے اور ایسا ہی ہے قرآن کریم اس سے انکار نہیں کرتا اور وید والوں کا دعوے کہ وید یعنی ہدائت ربانی ایک ارب اور کئی کروڑ برسوں سے ہے ہمیں ماننے میں کوئی عذر نہیں بلکہ ہم تو اگر اس سے ہزار گنا زیادہ زمانہ نزول وید کا بتایا جائے تو بھی انکار نہیں کرتے کیونکہ ہم مانتے ہیں کہ خدا خالق ہے اور وہ آج سے خالق نہیں بلکہ ہمیشہ سے خالق ہے اور جیسے کہ وہ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ قدرہ فہدے خلقت کو پیدا کر کے ایک اندازہ پر مقرر کیا۔ پھر اسے ہدائت دی پس جب سے پیدائش ہوئی تب ہی سے ہدائت ہوئی۔ ہاں اگر اہل وید کو صرف ایک ارب برس پر ناز ہے تو ثناوستھا والے اپنی کتاب کی مدت نزول کئی اربوں تک پہونچاتے ہیں اصل جو علم الٰہی ہے وہ خواہ آج ظاہر ہو یا کل وہ ازلی ہی ہے کیونکہ وہ اس ذات کا علم ہے جو ازلی ہو ہم اللہ تعالیٰ کو رب العالمین تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا اور پھر انکو جسمانی اور روحانی طور پر پرورش کرنے والا مانتے ہیں وہ عرب کا ہی رب نہیں نہ وہ شام کا ہی رب ہے اور نہ وہ صرف ہندوستان کا ہی رب ہے بلکہ وہ سب کا رب ہے پس اس نے جب سب کو پیدا کیا ہے تو سب کو ضرور ہدائت بھی دی ہو گی۔ جیسے اس کی جسمانی پرورش کا سلسلہ ہر جگہ ہے اسی طرح روحانی غذا جسے الہام یا علم الٰہی کہتے ہیں ہر جگہ پر حاوی ہے یہ پاک اصول قرآن پاک کا ہی ہے کہ ہر ملک میں ہر قوم میں الٰہی ہادی آئے۔ ولکل قوم ھاد - اور ان من امۃ الاخلا فیھا نذیر

اہل وید کا اگر یہ دعوے ہے کہ سوائے وید کے کہیں کوئی کتاب ہدائت نازل نہیں ہوتی تو پھر یہ بھی ہونا چاہئیے تھا کہ جس طرح جسمانی پرورش کے سامان ہر جگہ ہیں اسی طرح وید جو روحانی پرورش کا سامان ہے وہ بھی ہر جگہ یا تو خدا کی طرف سے ہی نازل کر دیا جاتا اور یا اہل وید اسے ہر جگہ پہونچا دیتے تاکہ اصل غرض جو وید کی یا الہام الٰہی کی ہے وہ پوری ہوتی جیسے کہ قرآن مجید جس کا یہ دعوی ہے کہ میں ہر ملک ہر قوم کے لئے ہوں جونہی کہ وہ نازل ہوا اور پھر وہ تمام عالم میں پھیلا دیا گیا۔ لیکن اس کا کیا جواب ہے کہ اہل وید نے اسے اس طرح چھپا رکھا کہ پورے طور پر وید کی اشاعت اسی ملک ہند میں بھی نہیں ہوئی اگر یہ کہا جائے کہ گذشتہ زمانہ میں جسے پانچ چھ ہزار برس ہوئے وید تمام عالم میں تھا لیکن اب نہیں رہا تو پھر ہماری اور ان تمام کی جو دور ممکن تہ تہ میں روحانی پرورش کا کیا سامان ہے کیا یہ ظلم نہ ہو گا۔ کہ آج ہم اور ہم سے پہلے لوگ جو ویدک زمانہ کے بعد ہیں سب کے سب بلا ہدائت چھوڑ دیے جاویں اگر وید کم میں تو پھر دوسرے وید (جو قرآن) کی ضرورت ثابت ہوئی۔ ٹھیک اسی طرح جیسے ابتدائے عالم میں وید کی ضرورت تھی یہی وہ فلسفہ ہے کہ جس سے ضرورت انبیاء یکے بعد دیگرے ثابت ہے اور قرآن کریم کا اپنا بھی یہی دعویٰ ہے۔

ایک وقت تھا کہ جب اہل دنیا الگ الگ پڑے تھے۔ ایک ملک کو دوسرے کی خبر تو کجا ایک شہر کو بھی یہ اچھی طرح علم نہ تھا کہ اور کوئی بھی شہر ہے یا نہیں ایسے وقت میں ایک ایسی کتاب کا جملہ عالم میں سے ایک ملک کے اندر نازل ہو جانا اور پھر اس کا اسی کے حدود اربعہ تک محدود رہنا دوسروں کے لئے صریح ظلم ہے۔ البتہ اگر وید کے نازل کرنے والا اسکی اشاعت عام کا ذریعہ بھی پیدا کر دیتا تو کوئی شکایت نہ تھی۔ جن وجوہات اور دلائل سے ہندوستان کے لئے وید کی ضرورت تھی انہیں اسباب کے باعث دوسرے ملکوں کے لئے وید (علم الٰہی) کی ضرورت ثابت ہے۔ ہند کی ضرورت پوری کی گئی ضروری ہے۔ کہ دوسروں کی بھی پوری کی گئی ہو اور وید کا نزول کہیں بشکل توریت اور کہیں بشکل انجیل ہوا ہو۔

اب ایک دوسرا دور دنیا پر آتا ہے اور وہ ایسا وقت ہے کہ الگ الگ ملک آپس میں ملنے جلنے لگتے ہیں۔ آمد و رفت کے ذرائع پیدا ہوتے ہیں۔ گویا دنیا ایک ہی محلہ کی طرح ہو جاتی ہے اس کے علاوہ دنیا میں فسق و فجور کا دریا بھی موجیں مار رہا ہے کوئی کتاب دنیا کے لئے نظر نہیں آتی۔ وید ہندوستان کی چار دیواری کے اندر بند ہے بلکہ اہل ہند بھی نہیں جانتے کہ وید میں کیا ہے توریت صرف یہودیوں کے پاس ہے وہ اوروں کو اپنے ساتھ ملا بھی نہیں سکتے بلکہ خود توریت پر حاکم بنے ہوئے ہیں۔ اہل انجیل ایک خدا کو چھوڑ کر مسیح کو رب بنا رہے ہیں اب یہ وقت ہے۔ کہ وید (علم الٰہی) ایک ایسی ہیئت میں نازل ہو جو تمام ضرورتوں پر حاوی ہو۔ پہلے ہر قوم قوم کا الگ تمدن تھا اور اب سب قومیں ایک ہو گئیں تو ان کا تمدن بھی بدلا۔ اب اس حالت کے مناسب احکام اس وید میں ہوں ٹھیک اسی وقت میں عرب میں ایک شخص کھڑا ہوتا ہے اور خدا سے الہام وید دیا جاتا ہے جسے قرآن کریم کہتے ہیں۔

جہاں اللہ تعالیٰ نے ضرورت قرآن شریف کے دلائل بیان فرمائے ہیں وہاں اس نے یہ پہلے مانا ہے کہ پہلی امتوں کی طرف رسول بھیجے گئے اور قسم کھا کر ... اپنے آپکو گواہ پیش کر کے بیان کیا ہے کہ رسول امم سالفہ کی طرف بھیجے گئے۔ اور باایں ہمہ قرآن پاک کی ضرورت ثابت کی ہے اس طرح پر کہ نزول قرآن کے وقت دنیا کی حالت ظہر الفساد فی البر والبحر تھی یعنی عالم اور جاہل سب کے سب بگڑ چکے تھے اور طبعاً وہ کسی نئے معالج کے محتاج تھے پہلی دوائی اب کارگر نہ ہو سکتی تھی کیونکہ طبیعت بدل چکی تھی اختلافات باہمی دشمنی کی حد کو پہونچ چکے تھے اور سوسائٹی میں امن قائم کرنے کے لئے ان اختلافات کی جڑ کاٹی جانی ضروری تھی جو ایک مصلح ربانی کا کام ہے لوگوں کو اپنے برے اعمال اچھے نظر آتے تھے زنا کرنا اور پھر اسے زنا نہ سمجھنا کتنا غضب ہے۔ مدد کی لوگ جو ایران میں تھے ان کے ہاں ماں بہن سے زنا کرنا کوئی عیب نہ تھا۔ یہاں تک کہ انکی کتب جن کو وہ مقدس کتب خیال کرتے تھے گندے سے بھری تھیں گندکیا وہ لوگ شاستر کی بھی امان تھیں ان کی کتابوں کے جلائے جانے کے متعلق مسٹر رچرڈ جیا مورخ لکھتا ہے کہ اچھا ہوا یہ گند کا ذخیرہ دنیا سے اٹھا دیا گیا۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ جو خیال کرتے تھے کہ اگر ان کا کوئی پیر کسی مرید کی عورت کے ساتھ مباشرت کرے تو سات پشتوں کے لئے جنت ورثے میں آگئی اسی طرح اہل ہند کا حال تباہ تھا اس زمانے کی یادگار اب تک مندروں میں بے حیائی کی مورتیاں ہیں خود رشی دیانند نے لکھا ہے کہ اس زمانے میں اندھیر مچا ہوا تھا کیسا اندھیر وید کی بجائے سخت بیحیائی کی تعلیم تھی اور نہ صرف یہ بلکہ بدھ کی مذہب والوں کی طرح یہاں بھی وام مارگی لوگوں کا ہی دور دورا تھا۔ عیسائیوں کی حالت بھی میں بیان کر چکا ہوں۔ القصہ یہ وہ وقت تھا کہ جب دنیا پر شیطان حکمران تھا۔ انسان بنفس خود (الا ماشاء اللہ) شیطان بنے ہوئے تھے۔ دنیا سے وید اٹھ گیا تھا توریت کا نام ہی تھا اور کچھ نہ تھا۔ انجیل تو ردی میں ڈالی جا چکی تھی اور ایک شخص کی خیالات فاسدہ کی پوجا کی جا رہی تھی۔ گویا یہ وہ وقت تھا کہ جب دنیا سے علم الٰہی آسمان پر جا چکا تھا اور دنیا آسمانی پانی کے لئے بزبان حال چلا رہی تھی اور جیسے کہ سری کرشن مہاراج نے فرمایا کہ جب دھرتی پر پاپ کا بوجھ بڑھ جاتا ہے تب ہم دنیا میں جنم دھارن کر کے اس بوجھ کو اٹھا دیتے ہیں اسی طرح دنیا چلا رہی تھی کہ اے پرماتما آپ آئیے اور میری پیٹھ سے اس بھاری بوجھ کو الگ کرئیے۔ خود اہل عرب کے حالات اس قسم کے شرمناک ہیں کہ قابل بیان بھی نہیں۔ خدا کے گھر کو بتوں کے لئے مخصوص کر رکھا تھا۔ ایسے نازک وقت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی شکل میں وید کو نازل کیا۔ جس نے جملہ عوارض کا تدارک واقعی

علاج کیا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت پر یا تما کے اوتار ہوئے اور ان کا وجود تمام اوتاروں کا جامع وجود تھا اور یہی ختم نبوت ہے۔

اگر سوال کیا جائے کہ جس طرح مختلف فرقوں کا اختلاف ایک نبی کی ضرورت کو ثابت کرتا ہے تو اب اسلامی فرقوں کا آپس میں تحاسد وتباغض کیوں ایک نئے رسول کی ضرورت کو ثابت نہیں کرتا اس کا جواب یہ ہے اسلامی فرقوں کا اختلاف قرآن کے متعلق ہے رسول کے متعلق نہیں خدا کے متعلق نہیں بلکہ وہ فروعی باتیں ہیں جن کے بغیر بھی ایک شخص پکا مسلمان کہلا سکتا ہے البتہ اہل وید کا اختلاف عجیب اختلاف ہے خدا کے ماننے والا بھی وید کا معتقد اور اس کے دلائل وید سے ہی ہیں خدا کا منکر بھی وید کا معتقد اور اس کے دلائل بھی اسی وید سے بُت پرست۔ اور اس کا دشمن دونوں وید کے معتقد۔ زناکاری کے لئے جواز کا فتوے بھی وید سے اور اس کی تردید بھی اسی سے ہندوستان کے اس قدر کثیر التعداد فرقے ہیں کہ گننا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے بلکہ اگر ہم یہ کہیں کہ ہم بھی باوجود مسلمان ہونے کے ہندوؤں کے مختلف فرقوں میں سے ایک ہیں اور وید کے معنے قرآن کے مطابق کرتے ہیں تو آج کون ہندو ہے جو یہ کہدے کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔ ہندو سینکڑوں اوتاروں کو مانتے ہیں اور ہم سب کو مانتے ہوئے محمد رسول اللہ کو پرمیشر کا کامل اوتار مانتے ہیں۔ پھر مخالفت کیا رہی اہل وید کی مخالفت کا باعث یہ ہے کہ وید کی زبان بالکل دنیا سے اُٹھ گئی ہے۔ بلکہ آج تو یہ حالت ہے کہ وید کی مختلف تفسیروں کو بھی آج سمجھنا مشکل ہے خود آریہ سماج کی تیس سالہ کوشش اور ترجمہ وید...... سے اندازہ کرلو کہ کہاں تک کامیابی کی امید ہوسکتی ہے۔

قرآن پاک کی نسبت یہ زبانی لاف وگزاف نہیں ہے بلکہ قرآن جو دعویٰ کرتا ہے۔ فیہا کتب قیمہ۔ یعنی وہ کتاب ہوں جو تمام کتب قدیمہ کی سچی صداقتوں کو اپنے اندر رکھتا ہوں ہاں اگر کوئی کہے کہ کتب قدیمہ سے صداقتوں کو لے کر قرآن کی شکل میں جمع کر دینا کوئی مشکل بات نہیں ہم خود کر سکتے ہیں تو اس کا جواب خود قرآن ہی دیتا ہے۔ جو یہ ہے۔ (۱) آسمان سے پانی کا اُتارنا اور اس سے زمین کے اندر زندگی پیدا کرنا خدا ہی کی طاقت کرسکتی ہے انسان یہ نہیں کرسکتے کہ باوجود بارش کے جملہ سامان کے موجود ہوتے ہوئے اور تمام قسم کے بیجوں کے ہوتے ہوئے بھی خود ہی بارش کرکے تمام قسم کی سبزیاں پیدا کرے اسی طرح روحانی بارش کا پانی برسا کر دلوں کو زندہ کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔

(۲) دودھ کے جملہ اجزا دنیا کے اندر موجود ہیں مگر کوئی انسان بھی نہیں جو ان اجزا کو ملا کر دودھ پیدا کرسکے یہ جانور جو دودھ دیتے ہیں یہ خدائی مشینیں ہیں جو گوبر اور لہو کے درمیان سے دودھ پیدا کر دیتی ہیں۔ انسان کے لئے یہ محال ہے اسی طرح روحانی دودھ خالص کا بنا لینا انسانی طاقت سے باہر ہے۔

(۳) پھر غور کرو کہ کس طرح ہماری زندگی کا سہارا پھل پھول اور اناج وغیرہ پیدا کیا جاتا ہے باوجود اس کے کہ تمام اجزا جن سے پھل بنتے ہیں دنیا میں موجود ہیں۔ مگر کیا کوئی انسانی مشین ہے جو انکو پھلوں کی صورت میں لاکر ترکیب دے سکے۔

(فائدہ) اگرچہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ انسان کہ جسکی ایجاد کو دیکھ کر آج دنیا حیران ہے کہیں ہوائی جہاز ہیں کہیں انجن کہیں ایکس ریز اپیریٹس ہے اور کہیں بھونچال کے دریافت کرنے کا آلہ ہے جسے سیسموگراف کہتے ہیں اور علی ہذا القیاس۔ تمام سائنس کی تحقیقات اور بے شمار ان کی ایجادیں ہیں کیا ایسے انسان کے لئے یہی مشکل ہے کہ وہ مذہب کے اصولوں کو اختراع کرے اس کا جواب انہیں دلائل میں موجود ہے جو اوپر بیان کئے یعنے یہ کہ انسانی ایجاد ساری کی ساری ایسے امور کے متعلق ہے جو ضروریات زندگی میں سے نہیں ہیں بلکہ ہماری عشرت کی چیزیں ہیں پانی نہ ہو تو زندگی محال ہے کوئی چیز پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر انجن نہ ہوتا تو دنیا کا کام نہ رکتا کیونکہ خدا نے دوسرے ذرائع پیدا کر رکھے ہیں پھر کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ایک چھوٹے سے دانہ کا پیدا کرنا بڑے بڑے انجن کی نسبت نہایت مشکل ہے بیج پیدا کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے ہاں خدا کی پیدا کردہ چیزوں سے ہم کئی قسم کے فائدے اُٹھا لیتے ہیں لیکن مذہب کے اصولوں کو اس طرح پر جمع کرنا جیسے قرآن پاک نے کیا ہے یہ انسانی طاقت سے باہر ہے کیونکہ وہ پانی دودھ اور پھلوں سے بھی زیادہ ضروری اور مشکل ہے

(۴) پھر دیکھو شہد کی مکھی کس طرح سے پھولوں سے شہد کو نکال کر جمع کرتی ہے۔ آج باوجود تجربہ اور تمام علم و فضل کے اور ساری سائنس کے بھی انسان عاجز ہے کہ شہد کو بنالے شہد وہ چیز ہے جس میں ہزاروں بیماریوں کے لئے شفا ہے اور جس کا قوام کبھی خراب نہیں ہوتا۔ اسی طرح انسان بمع اپنی ساری طاقتوں اور تمام سائنس اور فلسفہ قدیم وجدید کے بھی قرآن پاک جیسی شفا بخش مردوں کو زندہ کرنے والی اور کبھی نہ بگڑنے والی اور تمام عالم کو روحانی پانی سے سیراب کرنیوالی اور ہماری بھوک کو تسکین دینے والی اور روحانی زندگی کے پھل دنیا میں کھلا دینے والی کتاب نہیں بنا سکتے ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ انسان یہاں بالکل عاجز ہے۔ کیا وہ معترض جو قرآن شریف کو کتب قدیمہ سے جمع کرنیکا خیال کیا کرتا ہے وہ آجتک سوائے قرآن کے کوئی کتاب تمام مذاہب کی کتب موجودہ سے جمع کرسکا اگر نہیں تو صرف وہم کی پرستش فضول ہے حق یہ ہے کہ یہ قرآن شریف خدا کی طرف سے شہد ہے اور کیا ہی خوب کہا ہے۔ ؎

شہد یست آسمانی از وحی حق چکیدہ

رستم کی ایک بیوی

راجپوت گزٹ کا ایڈیٹر اپنی غلط بیانی اور بیہودہ لن ترانی کے لئے خصوصیت سے ممتاز ہے اسکو اپنی تاریخ دانی پر گھمنڈ ہے لیکن افسوس کہ میں نے آج تک اس کی کوئی ایک تحریر بھی ایسی نہیں دیکھی۔ جو الف لیلی یا داستان امیر حمزہ کے جھوٹے افسانوں سے بڑھ کر کوئی تاریخی امتیاز رکھتی ہو۔ چونکہ راجپوت گزٹ کی دروغگوئی نے مخلوق خدا کو بہت کچھ دھوکہ میں ڈالنے اور بالخصوص مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کی کوشش کی ہے اس لئے میں نے کئی مرتبہ اس کو اخبار الحکم کے ذریعہ سے چیلنج دیا اور غیرتیں بھی دلائیں کہ اپنی فضول اور بیہودہ باتوں کو ثابت کرے اور میرے کسی مضمون کی تردید کرکے اپنی تاریخ دانی کا سکہ بٹھلائے لیکن وہ اپنی باتوں کے وزن کو خود جانتا ہے میری کسی بات کے جواب میں اُف بھی نہ کر سکا۔ اس کو یہ لکھتے ہوئے مطلق شرم بھی نہیں آتی کہ ہندوستان کے راجوں نے افغانستان۔ ایران ترکستان وغیرہ ممالک کے بادشاہوں سے بیٹیاں خراج میں وصول کیں اور ہندوستان کے دہوتی بند عرب وروم وشام کے بادشاہوں سے اپنی بندگی وفرماں برداری کراتے تھے۔ میں نے بحولہ وقوتہ تعالی اوسکی ہذیان سرائی کا کافی جواب اپنی مختلف متعدد تحریروں میں دیا ہے آج اتفاقاً شاہنامہ کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک واقعہ میری نظر سے گزرا جس کو فردوسی نے کئی ورق میں اور کئی سو اشعار میں لکھا ہے۔ اسکو عام لوگوں بالخصوص راجپوت گزٹ کے ایڈیٹر کی آگاہی کے لئے ذیل میں نقل کرتا ہوں اور نقل کرنے سے پیشتر یہ بھی بتاتا ہوں کہ شاہنامہ وہ کتاب ہے جو تاریخی کتاب ہونے کے اعتبار سے مہابھارت اور رامائن پر فضیلت رکھتی ہے اور اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ تعالی میں شاہنامہ اور مہابھارت وغیرہ کتابوں کا مقابلہ کرکے کسی دوسرے مستقل مضمون میں اپنے دعوے کو ثابت کرسکوں گا۔ سنیئے۔ جبکہ سیستان میں زال حکمران تھا اور رستم کی نوجوانی کا عالم تھا اس وقت ہندوستان کے حکمران یعنے قنوج کے راجہ نے زال کے پاس ایک عرضی بھیجی۔ ایلچی ہندوستان سے زابلستان پہونچا۔ فردوسی لکھتا ہے۔ ؎

درآمد غلامے بدرگاہ شاد ٭ پرستندۂ خسروی پیشگاہ
زمین را ببوسید درپیش زال ٭ چنین گفت کای خسرو بے ہمال
کہ آید جہاندیدہ مرزی زہند ٭ بدست اندرون نامۂ بر پرند
بدو گفت دستان کہ بکشای راہ ٭ بیارش بدین نامور بارگاہ
برشاہ زابل بیامد فراز ٭ بیامد مراورا زمین بوسہ داد

زال نے خط کو کھولا اس میں لکھا تھا کہ ہندوستان میں ایک عجیب قسم کی مہیب بلا ظاہر ہوئی ہے جو آدمیوں اور چارپایوں کو اپنے سانس کے زور سے کھینچکر کھا جاتی ہے (آجکل بھی جنگلوں مثلاً نجیب آباد و پیلی بھیت وغیرہ کے متصل دامن کوہ کے جنگلوں میں دو دو گز کی موٹائی کے سانپ پائے جاتے ہیں جو اپنے سانس کے ذریعہ سے آدمیوں کو اور جنگل کے جانوروں مثلاً ہرن چیتل پاڑھے وغیرہ کو کھینچکر نگل جاتے ہیں اس قدیم زمانہ میں چونکہ آبادی اس قدر نہ تھی۔ اور جنگلات بکثرت ...... تھے اس لئے ممکن ہے کہ کوئی غیر معمولی مہیب شکل کا قوی الجثہ سانپ یعنے اژدہا نمودار ہوا ہو اور قنوج کے مہاراجہ کو ڈر کے مارے زال سے فریاد کرنی پڑی ہو) اگر آپنے جلد آکر اس بلا کو ہلاک نہ کیا تو چند روز میں آپ دیکھیں گے نہ ہندوستان کا ملک باقی رہیگا نہ اور کسی ملک میں آدمی کا نشان ملیگا۔ یہ بلا جو نمودار ہوئی ہے سب کو کھا جائیگی پھر آپ خراج کس طرح وصول کر سکیں گے۔

اگر زانکہ نائی بریں رزمگاہ ٭ ز ہندوستان باج دیگر مخواہ
کہ بر جای ویران روا نیست باج ٭ بہ ہندوستان بر سر ایں ہست تاج

زال نے اس خط کو پڑھا اور اپنے نوجوان بیٹے رستم کو بلا کر سنایا اور کہا کہ اب ہندوستان کی طرف جانا ضروری ہے۔

تو بارو‌ئے روشن بزابل بمان ٭ من آنجا شوم بأگزیدہ سران

رستم نے جواب دیا کہ جناب یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ آپ تو اندیشہ کے مقام پر جائیں اور میں یہاں آرام سے بیٹھا رہوں۔

تو گرچہ دلیری و نام آوری ٭ جہان پہلوانی و کند آوری
نہ زیبد ترا رزم بانگشت کوز ٭ تو پیری و گر من جوانم ہنوز

باپ بیٹوں میں خوب رد و کد ہوئی۔ ہر ایک یہ کہتا تھا کہ میں تنہا ہندوستان کو جاتا ہوں زال کہتا تھا تو ناتجربہ کار ہے۔ رستم کہتا تھا آپ بوڑھے ہوگئے ہیں آپ کا وقت آرام کرنے کا ہے اور میرا زمانہ کام کرنے کا۔ آخر فیصلہ ہوا کہ باپ بیٹا دونوں چلیں۔

کنون ہر دو آراستیم رہ کنیم ٭ سخن گر دراز ست کوتہ کنیم

دونوں ہندوستان پہونچے۔ قنوج کا راجہ اور ہندوستان کے دوسرے حصص کے رؤسا استقبال کو آئے اور آداب بجالائے۔ جس جنگل میں اژدہا تھا رستم اس طرف گیا۔ ہندو لوگ خوف کے مارے دور سے کھڑے ہو کر تماشا بھی نہ دیکھ سکے۔ بڑی طول طویل داستان کا خلاصہ یہ ہے کہ اژدہا مارا گیا۔ قنوج میں رستم کی خوب دعوتیں ہوئیں اور نذرانے پیش کئے گئے

پس پردۂ شاہ ہندوستان ٭ یکے دخترے بود بوستان
برون آمد از پردہ آن پر خرد ٭ کہ تا زال را باسپہ بنگرد
چو بر لشکر زال بگشاد چشم ٭ ابر رستمش ناگہ افتاد چشم

رستم کو دیکھتے ہی اس پر عاشق ہوگئی۔ رستم کی نوجوانی۔ جسم کی خوبصورتی شجاعت و بہادری کی شہرت۔ عالی خاندانی ان سب باتوں نے مل کر راج کماری کو سخت بے چین و بے تاب کر دیا اور ایک دلالہ کو بلایا اپنے دل کا حال سنایا۔ دلالہ نے راج دلاری کو تسلی دی شام ہونے پر رستم کے خیمہ میں پہونچی بہت سی فضول تمہید کے بعد مناسب الفاظ میں اصل مدعا کا اظہار کیا۔ رستم نے کہا اگرچہ ہندوستان کے راجہ سے رشتہ داری کرنا ہمارے لئے باعث ذلت ہے لیکن میں اس لڑکی کے عشق کی قدر کرتا ہوں۔ دلالہ لڑکی کے پاس مژدہ لے کر گئی اور اس بسمل و تشنۂ عشق سے بڑا بھاری انعام حاصل کیا پھر راجہ کے پاس گئی اور کہا کہ مجھ کو رستم نے آپکے پاس بھیجا ہے آپ کی راج کماری سے شادی کرنا چاہتا ہے مہاراج نو سنکر اس قدر خوش ہوئے کہ حد بیان سے باہر ہے۔

ز گفتار او شادمان گشت رائے ٭ بدو گفت بر من کرم از خدائے
کہ پشت کیان رستم نامدار ٭ ز من دخترم را بود خواستار
اگر شوق رستم شود دخترم ٭ فروزان شود بر سپہر اخترم

مہاراج کو یہ بھی فکر ہوئی کہ کہیں رستم اپنی عالی نسبی اور ہماری کم قومی کا خیال کر کے اپنے ارادے سے پھر نہ جائے اس لئے اسی پیغام رسان عورت کو حکم دیا کہ ابھی اسی وقت جا اور لڑکی کا خوب بناؤ سنگار کر کے فوراً رستم کے خیمہ میں پہونچا دے تا رستم کسی طرح جلدی ہی راج کنواری سے بہتر ہو جائے اور پھر اس کو اس رشتہ داری کے خیال سے پھر جانے کا موقعہ نہ رہے۔

شب تیرہ را روی پر ستار دار ٭ کنون دخترم را بر رستم سپار
نباید درنگ از مودن درین ٭ مبادا کہ گردد پشیمان ازین
چہ خوشتر کہ گردد قمر جفت ہور ٭ چہ خواہد بجز چشم بنندہ کور

عورت لڑکی کے پاس خوشخبری لائی باپ کی رضامندی بلکہ بہتری میں عجلت کی تاکید سنائی۔ لڑکی نے پکے موتیوں سے عورت کا منہ بھر دیا۔ اور حوصلہ سے زیادہ انعام دیا یہاں کے انعامات کو جلدی جلدی سنبھال کر دلالہ رستم کے پاس پہونچی اور کہا کہ ابھی اس بیبی کو آپ کی بغل میں لا کر بٹھائے دیتی ہوں کچھ انعام دلوایئے رستم نے کہا کہ ذرا پہلے میں اس کی صورت تو دیکھ لوں اگر وہ مجھ کو پسند آگئی تو خیر۔ ورنہ میں ہند کے ذلیل راجہ کا داماد بننا قبول نہ کروں گا۔ ان۔

اگر بینم او را گر آید خوشم ٭ ترا من برابر بزر درکشم

قصہ کوتاہ راج کنواری دلھن بن کر رستم کے خیمہ میں آ براجیں

چو چشم تہمتن برش بر فتاد ٭ بدیدار آن ماہ روگشت شاد
دل پیلتن گشت بستہ بروے ٭ کہ ہرگز ندید آنچنان ماہروے
تہمتن برآئین آن روزگار ٭ بپیوست با آن بہشتی نگار

چند روز کے بعد بیوی کو لیکر وطن پہونچا آخر دونوں جوان تھے تندرست تھے۔ ہندوستان کی راج دلاری سیستان پہونچکر حاملہ ہوگئی۔

چنین گفت گویندۂ این سخن ٭ چو نہ ماہ بگذشت بر سیمتن
یکے پور زائید آن نو بہار ٭ ببالا و چہرہ چو سام سوار
بسے شاد شد رستم پہلوان ٭ بیامد دوان پیش آن دلستان
چو فرزند را دید دلشاد گشت ٭ ز درد و غم دہر آزاد گشت
مرا او را ببردند نزدیک زال ٭ کہ تا بنگرد بچہ بے ہمال بے نظیر
چو روئے ورا دید دستان سام ٭ مرا و را فرامرز کرد نام

فرامرز رستم کا ایک نامور بیٹا ہے اکثر معرکوں میں باپ کا شریک تھا اور رستم کے بعد تک زندہ رہا۔ شاہ ایران کا مقابلہ کیا۔ اور لڑائی میں مارا گیا۔ اس تاریخی قصہ سے مندرجہ ذیل امور پر خوب روشنی پڑتی ہے۔

(۱) ہندوستان کا راجہ کابل و زابل کا ماتحت تھا اور خراج دیتا تھا
(۲) ہندو ہمیشہ سے بزدلی کے لئے انگشت نما رہے ہیں۔
(۳) ہندوستان کا راجہ خود ہی اپنے آپ کو مرتبہ اور قوم میں افغانیوں ایرانیوں سے ذلیل سمجھتا تھا۔
(۴) ہند کے راجہ بخوشی اپنی بیٹیاں دوسری قوم کو دیتے اور بیٹیوں کے ذریعہ سے عزت حاصل کرتے تھے جسکی آخری مثالیں سلاطین مغلیہ کے حالات میں مریم الزمانی جودھا بائی وغیرہ کے حالات سے ظاہر ہیں اور پٹھانوں کے عہد میں وہ بیسیوں راج کنواریاں ہیں جو چتوڑ اور جودھپور وغیرہ رئیسوں کی طرف سے گوجرات۔ مالوہ۔ خاندیس وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے مسلمان بادشاہوں کو بطور پیشکش وقتاً فوقتاً دیگئی ہیں (شاید یہ کوئی فخر کی بات ہو کہ سلاطین مغلیہ کو اودے پور کی کوئی لڑکی میسر نہ ہوئی۔ لیکن ان سے پہلے گوجرات وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے بادشاہوں کے زنانخانے اودے پور کی لڑکیوں سے رونق پاتے رہے) کسی طوطی ہند کو زیادہ بے تاب نہ ہونا چاہئے بلکہ تاریخ دانی کے جوہر دکھانے کی ضرورت ہے۔

راقم۔ اکبر شاہ خان نجیب آبادی

شملہ میں مباحثہ

ناظرین بدر کو معلوم ہو چکا ہے کہ ۱۴۔ ۱۵۔ اور ۱۶ اگست ۱۹۰۹ء کو جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب نے شملہ میں مفصلہ ذیل مضامین پر چار لکچر دئے تھے۔

(۱) وید مقدس اور قرآن کریم۔ (۲) سیرۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۳) معجزات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ معجزات والے لیکچر میں خواجہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کی تبلیغ بھی کی تھی۔ یہ چار لکچر پبلک نے بڑے شوق سے سُنے تھے اور بحیثیت مجموعی ہندو اور مسلمانوں کے کل فرقوں پر اس کا اچھا اثر ہوا تھا بعض لوگوں کا خیال تھا کہ آریہ صاحبان ضرور نکتہ چینی کریں گے مگر ان کی طرف سے تو ابھی تک کوئی کارروائی ظہور میں نہیں آئی البتہ بعض مسلمانوں نے جنکو خواجہ صاحب کی کامیابی ناگوار گذری۔ ضد اور تعصب کی راہ سے اس اثر کے زائل کرنے کی کوشش کی چنانچہ انہوں نے محمد عظیم صاحب کو وعظ کے لئے بلوایا میں نے مولوی اور صاحب کے الفاظ ان کے لئے اس لئے استعمال کئے ہیں کہ ہمارے مذہب میں ..... کسی کو جو کسی گروہ میں معزز خیال کیا گیا ہو تحقیر سے یاد کرنا روا نہیں جب تک وہ بار بار کی فہمائش سے بھی اپنے معاندانہ روش سے باز نہ آئے ورنہ اگر ان کی اصلی حیثیت کو مد نظر رکھا جائے تو وہ ہرگز مولوی اور صاحب کہلانے کے مستحق نہیں۔ بہر حال مولوی صاحب نے اتوار مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۹ء کو جامع مسجد میں وعظ کیا اور حضرت امام علیہ السلام اور آپ کی جماعت پر حملے کئے اختتام وعظ پر انجمن احمدیہ شملہ کی طرف سے خواہش ظاہر کی گئی کہ انہیں جواب کا موقعہ دیا جاوے بابو عبد العزیز صاحب سٹور کیپر نے جو لیڈنگ پارٹ لے رہے تھے منظور کیا۔ مگر کہا کہ مسجد میں تو اجازت نہیں مل سکتی ہاں متولی مسجد کے مشورہ سے یہ پیشتر ہی فیصلہ ہو چکا ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو ان کی ایک کوٹھی میں جگہ مل سکتی ہے ہم نے منظور کیا اور اگلے روز مغرب کے بعد کا وقت مقرر ہوا۔ ہماری طرف سے مولوی عمر الدین صاحب مقابلہ کے لئے طیار کئے گئے اور انہوں نے نہایت مدلل طور سے اعتراضات کے جواب دئے۔ مگر قلت وقت کی وجہ سے اپنے مضمون کو پورا نہ کر سکے دوسرے روز پھر مولوی محمد عظیم صاحب کی تقریر کے لئے وقت دیا گیا جسمیں انہوں نے دل کھول کر اعتراضات کی بھرمار کی۔ جو ہم نے ۲ گھنٹے تک بڑے صبر اور استقلال سے سُنی۔ اس کے اگلے روز ہمیں اتنا ہی وقت جواب کے لئے دیا گیا۔ ہماری دوسری تقریر کے متعلق مفصلہ ذیل باتیں قابل ذکر ہیں۔

(۱) مولوی محمد عظیم صاحب بہت دیر کر کے آئے چنانچہ تقریر آٹھ بجکر ۲۰ منٹ پر شروع کی گئی۔

(۲) سامعین پہلے کی نسبت کم آئے اور سنا گیا ہے کہ بعض لوگوں نے کوشش کی کہ وہ مرزائیوں کی تقریر سننے کے لئے نہ جاویں۔

(۳) بابو عبد القادر صاحب کی درخواست پر مولوی محمد عظیم صاحب کو کرسی پر بیٹھنے کی اجازت دیگئی۔ جو بعد میں ایک بڑی بھاری غلطی ثابت ہوئی کیونکہ اثنائے تقریر میں مولوی صاحب نے بولنا شروع کر دیا کبھی کہیں کہ حوالہ دو۔ اور کبھی کہیں کہ آیات غلط پڑھتے ہیں اور علاوہ اس کے اپنی حرکات یعنے ہنسنے اور منہ بنانے سے لوگوں میں اشتعال پیدا کرنے کی کوشش کی باوجود ہماری شکایت اور بابو عبد القادر صاحب اور بعض دیگر اصحاب کے سمجھانے کے مولوی صاحب اپنی حرکات سے باز نہ آئے اور بڑی مشکل سے تقریر ختم کی گئی بلکہ بعض لوگ اس بے لطفی اور فساد کے اندیشہ کی وجہ سے اُٹھ کر چلے گئے۔

تقریر کے ختم ہونے پر اعلان کر دیا گیا کہ آئندہ بحث بند۔ مگر طرفین اپنی اپنی جگہ پر سلسلہ اگر چاہیں تو جاری رکھیں۔

مولوی محمد عظیم صاحب کی طرز تقریر مولوی ثناء اللہ امرتسری کی سی ہے اور ان کے اعتراضات بھی اسی قسم کے ہیں جن کا جزو اعظم یہ ہے کہ لوگوں میں اشتعال پیدا کر کے فساد برپا کر دیا جاوے۔ چنانچہ بعد میں جو انہوں نے مسجد میں اور بعض لوگوں کے مکان پر جہاں وہ ضیافت کھانے کے لئے گئے تقریریں کیں۔ ان میں بڑے زور شور سے ہماری طرف سے نفرت دلائی ہے اور کہا ہے کہ یہ لوگ اسلام سے خارج اور کافر ہیں اور ان سے کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہیں۔ آئندہ اس کا نتیجہ کیا ہو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ مگر سردست یہ نتیجہ ہوا ہے کہ بابو عبد العزیز خان صاحب جو پنجاب بنک میں ملازم ہیں۔ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں اور انہوں نے بیعت کا خط لکھدیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور استقلال و استقامت عطا فرمائے علاوہ ان کے تین چار اور احباب ہیں جو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے آمادہ ہیں۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ جلدی بیعت کے خطوط لکھ دیں گے۔

سُنا گیا ہے کہ مولوی محمد عظیم صاحب نے ارادہ کیا ہے کہ جہاں جہاں جناب خواجہ صاحب کے لکچر ہوئے ہیں وہ وہاں پہونچکر ان کے اثر کو لوگوں کے دلوں سے دور کرنے کی کوشش کریں گے اور بعض دوسری جگہوں پر جا کر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی مشن کے خلاف وعظ کہیں گے یہاں سے وہ غالباً لودیانہ جائیں گے۔ اس لئے بہتر تو معلوم ہوتا ہے کہ دوسری انجمنوں کی اطلاع کے لئے شائع کر دیا جاوے۔ کہ ان کے اعتراض کس قسم کے ہیں یا پبلک کو بھی معلوم ہو جاوے کہ ان میں کہاں تک تحقیق حق کی بو آتی ہے۔ مگر اخبار میں اس قدر گنجائش نہیں کسی دوسرے موقعہ پر انشاء اللہ دیکھا جاویگا۔

برکت علی سکرٹری انجمن احمدیہ - شملہ - ۲۰ ستمبر ۱۹۰۹ء

زمانہ حال کے علماء اسلام کے مشن

فیروزپور میں انجمن احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے بعد معاندین سلسلہ حقہ کے آمد و رفت کا زور شور اور اس جماعت کے برخلاف سر توڑ کوششیں اس شد و مد سے کی گئیں کہ الامان الحفیظ

چار دن کوٹ کے مُلّا یکے بعد دیگرے محض اس غرض کیواسطے فیروزپور میں بلوائے گئے کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برخلاف لوگوں کو جوش دلائیں اور اس سلسلہ میں خلاف واقعہ تہمتیں اور جھوٹ موٹ کی باتیں اس مقدس انسان کے ذمہ منسوب کرا کے اپنے مشن کو پورا کرتے رہیں پچھلے دنوں ایک مولوی محمد عظیم نامی لاہوری خوب دل کھول کر جا بجا کوچہ بکوچہ گالیاں دے دے کر اپنی اخلاق کا ثبوت دیکر اور ناحق گوئی کا جبہ پہن کر ابھی فیروزپور کی گلیوں سے مشکل سے نکلے ہی تھے کہ پرسوں ان کے مرشد جماعت علی شاہ معہ کسی بدگو زٹلی اور کثیر جماعت کے اپنے ہم وطن شیخ رکن الدین صاحب سب جج کے مکان پر یکم کو جاتے ہوئے یہی ثواب حاصل کرنے کو فروکش ہوئے اور کل کا دن انجمن اسلامیہ فیروزپور کے کارکنان کی تحریک سے ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام (خدا کی بے شمار برکتیں ہوں اس مزکی انسان پر) کی مشن کے برخلاف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک کو (خاک بدہن شاں) گالیاں دینے کے لئے وقف کیا گیا۔

خیر اس اتوار ۱۹ ستمبر کو اس جماعت علی شاہ اور زٹلی نے (خدا ان سے سمجھے) وہ بُرے الفاظ احمدیوں کی جماعت کو رنج پہنچانے کے واسطے سنائے۔ کہ جسے ایک رذیل ترین انسان نے بھی سُنکر لعنت اللہ علی الکاذبین کا خطاب دیا۔ تعلیم یافتہ پارٹی نے سخت اظہار ناراضگی کیا۔ اور دوران تقریر میں ایک صاحب نے کھڑے ہو کر یہ کہا کہ میرے بعض دوستوں کا خیال میری نسبت احمدی ہونے کا ہے مگر میں دراصل احمدی نہیں ہوں۔ لیکن میں مرزا کو بُرا بھی نہیں کہتا اور یہ اس طرح کہنا شرافت میں نہیں ہے بس اس پر ہر دفعہ نے خوب سنائیں اور کہا کہ جو انہیں (مرزا صاحب کو) بُرا نہیں کہتا وہ مردود ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

پھر اس نے کہا کہ میں چیلنج دیتا ہوں کہ اگر کوئی احمدی ہے۔ تو میں اسے جناب مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) دوزخ میں موجود دکھلا سکتا ہوں۔ .... اس کی تہ میں صرف مذکورہ گالی دیکر احمدیوں کے دلوں کو رنج پہونچانا مقصود تھا۔ ورنہ ہر ایک سلیم طبع کا

انسان بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ بالکل جھوٹ بک رہا ہے اسپر ہمارے دوست مہبی شیخ احمد اللہ صاحب نے چیلنج کا جواب دیا تو اس نے شور مچا کر اُوٹ پٹانگ شرط ایک ہزار روپیہ ڈپٹی کمشنر کو درخواست وغیرہ وغیرہ سُنا دیا۔ جس سے سب کو معلوم ہوا کہ بجز اس کے ہے۔ یہ جلسہ ان دشمنان حق نے اس طرح اور اس طریق پر ختم کیا۔ کہ سینکڑون نیک دل انسان پیر صاحب کو صلواتین سناتے ہوئے گھرون کو چلے گئے۔ تعلیم یافتہ گروہ مین ان دونو کی کارروائی نہایت نفرت اور حقارت کی نظرون سے دیکھی گئی ہے اور جس سے پوچھو دونو ان کو گالیان اور لعنتیں سناتا ہی چنانچہ مین نے معتبر ذریعہ سے سُنا ہے کہ انجمن اسلامیہ فیروزپور کے "ینگ مینز محمڈن ایسوسی ایشن" نے اظہار ناراضگی کا جلسہ کر کے ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ یہ جماعت جماعت علی شاہ اور اس کے ساتھی کی اس کارروائی سے سخت ناراض ہے اور یہ کہ احمدی افراد کو بذریعہ دعوتی خطوط کے طلب کر کے اظہار معافی کیا جاوے۔ خیر! الحمد للہ کہ اس سارے کار روائی مین ہم اپنی ہی فتح دیکھتے ہین۔ اہانت کرنے والے کی اہانت ہوتی ہوئی دیکھ کر ازدیاد ایمان ہے اور دوسرے یہ کہ ان لوگون کو یہ تو معلوم ہوا کہ ہمارے مخالف کس پایہ کے ہوا کرتے ہین۔ ایک غیر احمدی مگر نیک دل انسان کا اس ساری کہانی کے متعلق ایک جملہ مشتے نمونہ از خروارے لکھ دینا کافی ہوگا۔ "کہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس شخص کو اپنی پیری کے زعم مین شاید یہ رنج ہوگا۔ کہ اس کے بہت سے مرید تو مرزا صاحب کی بیعت ہو گئے ہون گے۔ ورنہ مسلم عالم کہ جو صوفی اور حاجی وغیرہ وغیرہ ہو اتنا رنج کہ اس قدر بدگوئی" علماء اسلام کا انبیاء بنی اسرائیل کے مصداق کیا ایسے ہی لوگ ہوا کرتے ہین۔ مجدد اور اسلام کے حامی ایسے ہی ہوا کرتے ہین۔ فیروزپور مین تو اس نمونہ اسلام کو مدتون یاد کر کے جماعت علی شاہ صاحب کی روح کو اس کا ثواب پہونچاتے رہین گے۔

خدایا! تو ہماری قوم کے ایسے علماء کے دل کھولدے کہ حق و باطل کی تمیز کر سکین۔ آمین ثم آمین۔ احمدی فیروزپور

الحکم کی نسبت اکثر احباب دریافت کرتے رہتے ہین ان کی اطلاع کے لئے مرقوم ہے کہ ۷۔ ستمبر کے بعد آج ۲۸۔ ستمبر کو ہی پرچہ نکلا ہے جسمین اعلان کر دیا گیا ہے کہ آیندہ برادرم شیخ یعقوب علی صاحب کے واپس آنے تک اخبار شائع نہ ہوگا۔ سُنا گیا ہے کہ شیخ صاحب جلد آنیوالے ہین امید ہے کہ سب انتظام بہر درست کرنے کی کوشش کرین گے۔

ترانہ توحید

(از منشی غلام مرتضیٰ خان فائز ہمبران لودیانہ)

یاد ایام کہ اسلام تھا کان توحید — اب تو ڈھونڈھو نہین ملتا ہی نشانِ توحید
سگ[۱] و خنزیر کو کہتا ہی وہ زندیق خدا — اک وہ صوفی جو لگاتا ہے دکانِ توحید
مولوی جو کہ بجز حامل[۲] اسفار نہین — آج اس کا تو الٹ کہنا ہے بیانِ توحید
خالق الطیر[۳] کہے ماحی اموات کہو — اک نبی کو تو نہ اسمین ہو زبانِ توحید
ٹوپی چلاو کہ کرامت کا کہین تو اگر — بھولتی دیکھی رگِ زمزمہ خوانِ توحید
جائے امید ہو خالی - یہ بجا کہتے ہین — ہمکو ہین تہا موحدون[۴] پہ گمانِ توحید
وہ[۵] تو دجال کو ہی کہتے ہین چھوٹی سرکار — کی عطا جسنے دلِ کفر و زبانِ توحید
بلکہ کوس لمن الملک بجانیوالا — جس کے ہاتھون متزلزل ہو مکانِ توحید
خالق و مالک و ہم رازق و محیی و ممیت — شہسوارے کہ بدست او عنانِ توحید
بدتر[۶] از شرک ہے یہ مسئلہ غصب صفات — تیر[۷] تفویض ہو ورنہ بہ نشانِ توحید
اسپہ[۸] ہین نعرہ عشاق یہ جہاگین مست ہین — کچھ تو انصاف کرین مدعیانِ توحید
یہ کنھا ہے کہ ہین تثلیث مقدس کے راز — یا عیان ہوتے ہین اسرارِ نہانِ توحید
قادیان مین تمھین بیجائین گے فائز اب کے — دیکھنی تم کو جو مطلوب ہے شانِ توحید

[۱] ویدانتی صوفی کی ہمہ اوست کی طرف اشارہ ہے۔
[۲] الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوہا کمثل الحمار یحمل اسفارا
[۳] حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کی نسبت آجکل کے برائے نام مسلمانون کے عقیدہ کی طرف اشارہ ہے۔
[۴] موحدون سے مراد فرقہ غیر مقلدین ہے جو اپنے آپ کو موحد کہلاتے ہین۔ [۵] یہ اس چھوٹی سرکار کے برکت انعام کی طرف اشارہ ہے جس کے طفیل قرآن ان کے حلق سے نیچے نہین اُترنے پاتا۔ [۶] ثنوی لوگون کا مسئلہ اہرمن و یزدان کفر صریح ہے ایسا ہی عیسائیون کا مسئلہ اقانیم ثلثہ ہے باقی رہے مشرک سو دنیا کے پردہ پر جتنی مشرک قومین آباد ہین ان کا اعتقاد یہی ہے کہ اللہ کے ہان تقرب پاکر ان کے ولی۔ شہید۔ اوتار۔ پیغمبر اس مرتبہ پر فائز ہوئے۔ کہ صفاتِ خاصہ الوہیت انکو لطور نشان تمیز و تفضیل عطا ہوئین۔ مگر مدعیان توحید نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور جناب کبریائی مین ایک مدِ مقابل لا کھڑا کیا۔ یا کم از کم خدا کا چارج اُسے دلا دیا۔ غصب اور تفویض سے یہی مراد ہے۔ [۷] ... [۸] من چلے موحد باوجود اس گنبد کے گھر کے جس کو یہ اپنی بغل مین لئے ہوئے ہین ایک عاشق کے نعرہ مستانہ اور ندا او بزبان حال پر چڑھتے ہین۔ ہذا الشئ عجاب۔

بھونچال اور طوفان

(از ماسٹر عبد الرحیم نیر)

اس سے میری مُراد وہ بھونچال یا طوفان نہین جو آئے دن آریون کی کرتوتون سے سماج مین آرہے ہین بلکہ مین یہ بتانا چاہتا ہون کہ خدا کے مسیح کی پیشگوئیون کے مطابق دنیا مین کس طرح شدت سے زلزلے آرہے ہین اور طوفانون سے کس طرح صحن مین ندیان چل رہی ہین۔ عذاب آلٰہی کا اژدہا کس طرح منہ کھولے زمینی لوگون کو نگل رہا ہے نہ یورپ محفوظ ہے نہ ایشیا نہ جزیرون کے رہنے والے۔ روس اور ہالینڈ مین ہیضہ پھوٹا اور اسی ہفتہ کی خبر ہے کہ تباہ شدہ شہر مسینا واقعہ سسلی اور ریجیو واقعہ اٹلی مین سخت زلزلہ آیا اس کے دوسرے ہی دن ایتھنز پایہ تخت یونان کو زلزلے کے دھکون نے ترکون کی ہیبت سے بھی زیادہ ہلا دیا۔ اسی پر بس نہین تیسرے دن جنوبی فرانس کی بہی بہی قسمت ہوئی اور زلزلے نے شراب نکالتے ہوئے عیسائیون کو آدبوچا۔ زلازل کا ایک گرداب کافی نہین سمجھا گیا۔ اسلئے میکسیکو کی طرح اب امریکہ مین بھی دریائے مسسپی کا عظیم الشان طوفان ہے۔ اور ملک شام مین تباہی کا خوفناک منظر دکھایا گیا۔ کاش کہ لوگ سمجھین۔

آریہ سماج کا بیڑا پار

پرکاش نے مسافر آگرہ سے کسی مولوی عبد السلام نام شخص کا ایک مضمون فخریہ نقل کیا ہے یہ شخص کچھ عرصہ سے بقول مسافر و پرکاش مسافر آگرہ کے اڈیٹوریل سٹاف مین شامل ہے۔ ہمارے خیال مین یہ شخص بھی آریہ سماج کے دھرم پال کی طرح ہے جسے آریون نے حسب عادت اپنی خوش قسمتی سے مولوی ظاہر کیا ہے۔ جو یقیناً بھونچال لائے گا۔ طوفان اٹھائیگا طوفان مین چٹان ڈالیگا۔ مکاشفات مین خفیہ راز ظاہر کرے گا اور آخر کار کسی خودکشی کا موجب ہوگا۔ انشاء اللہ۔ پھر ہمارے بہادر پرکاش کو کہنا پڑیگا۔ ہمارا شدہی کا محکمہ آتشک اور سوزاک کے نسخون کی طرح ہو گیا ہے ...... اگر ایسے چند اور مسلمان مل جاوین تو بس آریہ سماج کا بیڑا پار ہے۔ بھولے پرکاش جلدی نہ کرو۔ ابھی بہر اٹہین۔

بیڑا پار ہوتے ہوتے رہگیا

جس عبد السلام پر پرکاش اور مسافر بغلین بجاتے تھے اس نے ۱۵۔ اگست کو مولوی علی احمد صاحب وکیل آگرہ کے مکان پر آکر زبانی اور تحریری توبہ کر لی۔ مبارک! باقیدارد

دار الامان

حضرت امیر المومنین کی طبیعت اس ہفتہ ناساز رہی ہے۔ اب آرام ہے۔

چندہ مستورات

مسز اکمل کی تحریک کے مطابق مفصلہ ذیل بہنون نے چندہ بھیجا ہے۔ اہلیہ ڈاکٹر حسن علی ٹوبہ ٹیک سنگھ عمہ/ ۲
۲/ بنت منشی غلام محمد پھلوری عمہ/ اہلیہ خورد خلیفہ رشید الدین صاحب ۶/ اہلیہ و احمد حسن خان صاحب جلال آباد۔ ہمارا امید ہے کہ دوسری بہنین بھی توجہ فرمائینگی۔ تاکہ وہ تجویز عملی صورت اختیار کر سکے۔

رمضان المبارک مین ظہور المسیح بجائے ۷ کے ۳ روپیہ پر ملیگی۔ درخواستین بنام محمد نور الدین اجمل گوئیکی ضلع گجرات ہون۔

اہل اسلام کے لئے ایک نادر موقعہ

سوانحعمری ۲/۱

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و بانی اسلام

مرتبہ

شری مہے پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دہرم ۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُرآشوب زمانہ مین کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ مین خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طرح کے افترا کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہین ایسے وقتمین آریہ قوم مین سے ایسا منصف مزاج پیدا ہو نا جو برہمو مذہب رکھتے ہین نہایت عجیب بات ہے مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھلایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لین قیمت بھی کم ہے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ دو ہزار جلد چھاپی گئی ہے ۔ لکھائی ۔ چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵ ہے اور مجلد کی قیمت ۸ رہے ۔

ملنے کا پتہ ۔ مینجر برہمو پرچارک نزد پنجاب براہمو سماج لاہور

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑون سے لائے ہین بدن کی تمام قوتون کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہون بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابون مین مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہین محیط اعظم کی عبارات فارسی ہم نقل کر دیتے ہین ۔ مقوی جمیع اعضا ۔ نافع صرع ۔ مشہی طعام ۔ قاطع بلغم و ریاح ۔ دافع بواسیر ۔ جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تنخہ خیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم ۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی ۔ یبوست و اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم مین یہان تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے کہ اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان استعمال کرے تو کبھی بوڑھا ہی نہ ہو ۔ یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس مین شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کیوقت استعمال کرین قیمت فی تولہ عہ ر دو تولہ ۱ ۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر اخبار بدر

¼ نادر موقعہ

آپ صاحبان کی سہولت و آرام کے لئے ہمنے انتظام کیا ہے کہ آپ ضلع گجرات کا تازہ و عمدہ گھی و صابن و شربت ہر قسم و معجون دافع ضعف معدہ و باہ قیمت فی تولہ ۳ ر و عرق مانع بخار ملیریا فی بوتل عہ و دیگر ہر قسم کے دیسی و انگریزی عمدہ عمدہ مرکبات و مفردات اور ضلع گجرات کی ساخت کے عمدہ مضبوط جوتے نہایت واجبی قیمت پر خاکسار سے منگوائین

راقم خاکسار فدوی برکت علی احمدی کمیشن ایجنٹ رنمل نشینی لو گجرات

نصف ۱۲/۵ قیمت اور دو ماہ کی مہلت

عاشقان کلام الٰہی و خریداران کتب دینیہ کے لئے یہ اطلاع بیحد مسرت کا باعث ہو گی کہ ہم نے مندرجہ ذیل حمائلون کی قیمت یکم ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۲۷ ہجری سے ۳۰ ۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ شوال ۱۳۲۷ھ تک نصف کر دی ہے میعاد مقررہ کے بعد دوگنی یعنی اصلی قیمت لی جاویگی پس مسلمانون کو چاہیئے کہ اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم نہ رہین ۔

(حمائل شریف معرا) نہایت خوبصورت جیبی سائز مجلد مصری کاغذ قیمت اصلی عہ رعایتی ۸ ر سفید کاغذ عہ ر رعایتی ۹ ر (حمائل شریف مترجم اردو) یہ ایک بے نظیر حمائل شریف ہے ایک طرف اصل قرآن شریف اور ایک طرف ترجمہ نہایت خوشخط مجلد قیمت اصلی ۱۲ ر رعایتی عہ (حمائل شریف مترجم فارسی) صحیح چھپائی کاغذ اعلیٰ درجہ کا ۔ ہر فارسی دان کے لئے یہ لاجواب تحفہ ہے قیمت اصلی للعہ رعایتی ۱ ۔

ایک نیا حافظ قرآن شریف یا فہرست الفاظ القرآن

بعض اوقات عوام الناس اور خصوصاً اچھے اچھے حفاظ بھی اس تجسس اور تلاش مین پریشان ہو جاتے ہین کہ فلان آیۃ قرآن شریف کے کس پارہ اور کس رکوع اور کس سورہ مین واقع ہے اور گھنٹون قرآن شریف کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے اور سب سے مشکل یہ تہا کہ فلان لفظ کس رکوع مین واقع ہے پس ان تمام دقتون اور تکلیفون کو رفع کرنے کے لئے ہمنے ایک کتاب مسمی بہ نجوم الفرقان جدید بتخریج آیات القرآن المجید نہایت صحت و صفائی و بصرف زر کثیر طبع کرائی ہے گو اس کے قبل ایک کتاب بنام نجوم الفرقان مصنفہ ملا مصطفے اچھی تھی لیکن وہ سخت مشکل اور مجموعہ اغلاط تھی اس لئے ہمارے کتب خانے نے محض بہ نیت حصول ثواب اور خدمت دین اسلام اس کو عام فہم اور آسان کر دیا ہے پس ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ مسلمان کا فرض ہے کہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رہے اس کتاب کی خریداری گویا ہمیشہ کے لئے کسی حافظ قرآن شریف کو مول لے لینا ہے ۔ قیمت عہ رعایتی ۱۲ ر

سنن ابی داؤد معہ شرح عون الودود قیمت اصلی ﷲ رعایتی للعہ

تاریخ اسپین ۔ قیمت اصلی ے ر رعایتی عہ ۔

تفسیر عزیزی ۔ جلد اول قیمت ۶ رعایتی عہ ر

ایضاً ۔ پارہ تبارک ۔ قیمت عہ رعایتی ۹ ر

ایضاً ۔ پارہ عم ۔ قیمت اصلی عہ ر رعایتی ۸ ر

کبیری شرح منیۃ المصلی ۔ قیمت اصلی ۶ رعایتی عہ ر

تاریخ الخلفاء ۔ عربی قیمت اصلی عہ ۔ رعایتی ۹ ر

درخواستین بنام شیخ محمد عبد اللہ ابن مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب لاہور محلہ سادہوان

نوٹ ۔

محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا اور اخبار کا حوالہ ضرور دین ۔

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے ۴۸/۲۲ کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتون مین سے آنکھین بڑی نعمت ہین اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہین کہ عام طور پر لوگ آنکھون کی بیماریون مین مبتلا ہین نوجوانون کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہین اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے مین نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے ۔ اور علاوہ برین حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے اور ممیرا حاصل کرنے کے بعد مین نے حضرت مولویصاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہین اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہون ۔ اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہین اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے قیمت سرمہ قسم اول ۱ ۔ قسم دوم عہ ۔ قسم سوم عہ ر فی تولہ ۔ قیمت ممیرا قسم اول ۔ جسکو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ پر بیچتے ہین ۔ قسم دوم ۔ ۔ اگر اصل نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو ۔

علاوہ ازین میرے پاس ہر قسم کی لنگی پشاوری ۔ زری ۔ ریشمی سادہ ۔ سوتی ۔ زرد ۔ سیاہ ۔ بادامی ۔ مشہدی ۔ اخضری و سفید ٹیکہ ٹسری (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہین) وغیرہ وغیرہ دو روپیہ سے لے کر بائیس روپے تک کی موجود ہین ۔ جو چیز پسند نہ ہو ۔ معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے ۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا ۔

نیز کلاہ پشاوری و سادہ و زری اور ٹوپی رومی بھی میرے پاس موجود ہین ۔

المشتہر

احمد نور ۔ کابلی ۔ مہاجر از قادیان

ضلع گورداسپور پنجاب

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ نہم

(سورۂ اعراف)

(مورخہ ۲۱ ۔ اگست ۱۹۰۹ء رکوع نمبر ۱)

اولو کنا کارھین ۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایمان جبر و زور سے کبھی نہیں آتا۔

الّا ان یشاء اللہ ۔ یہ ادب ہے کہ مشیت الٰہی کو ہر حال مقدم رکھا ہے ۔ ایک مولوی نے حضرت صاحب کو لکھ بھیجا کہ ہم تمہارا مذہب کسی صورت میں نہ مانیں گے ۔ خواہ تم کیا نشان دکھاؤ آپ نے فرمایا ۔ شعیب کا قول ہی یاد کر لیتا۔

مورخہ ۲۱ ۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۲)

حتّٰی عفوا ۔ بڑھ گئے ۔ آسودگی کے ساتھ ۔ تکبر ۔ ظلم ۔ تحقیر ۔ پانچ گناہ آجاتے ہیں

اتقوا ۔ مجرموں کو ہلاک ہوتے ہوئے دیکھ کر گناہوں سے اجتناب کرتے۔

برکٰت من السماء ۔ الہامات ۔ الہام کے صدق کا ایک یہ نشان بھی ہے ۔ کہ اس کے ساتھ بہرہ ہوتا ہے ۔ چنانچہ فرمایا ۔ فانہ یسلک من بین یدیہ و من خلفہ رصدا ۔

افامن ۔ یہ تو کہتے ہیں کہ خدا غفور رحیم ہے ۔ پر نہیں جانتے کہ وہ شدید العقاب بھی ہے۔

وھم نائمون ۔ ایک سانپ ہے جو سوئے ہوئے آدمی کو ڈستا ہے پاس جو ہتھیار ہوا کو نہ اٹھا لیتا ہے۔

دھم یلعبون ۔ پس عذاب الٰہی ایسے ہی لوگوں پر آتا ہے ۔ استغفار کرنے والے ڈرنے والے کو کوئی خطر نہیں۔

مکر اللہ ۔ تدابیر الٰہی ۔

مورخہ ۲۲ ۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۳)

الارض ۔ کسی زمین کے ۔

اھلھا ۔ ان زمینوں کے مالکوں کے بعد۔

اولم یھد ۔ زمین کے وارث ہونیوالوں کو ہدایت آنی چاہیئے کہ جن کی زمین ہم نے لی ہے آخر وہ کسی گناہ ہی میں پکڑے گئے ہیں اور ذلیل ہوئے ہیں اغلب ہے کہ ہم بھی ایسے گناہوں کی سزا میں ذلیل ہوں ۔ پس نیکیاں کریں ۔

ونطبع علٰی قلوبھم ۔ بلکہ گناہوں کی سزا میں یہاں تک نوبت پہنچے کہ دلوں پر مہر لگ جائے اور پھر کبھی حق بات سننے کے قابل نہ رہو ۔ آخر میں ہلاک ہو جاؤ ۔

کذٰلک یطبع ۔ نطبع علٰی قلوبھم کی تفسیر فرمائی ہے ۔

ثم بعثنا ۔ قریب کا تاریخی واقعہ بیان کرتا ہے۔

انی رسول ۔ تو تو صرف مصر کا بادشاہ ہے میں تمام عالموں کے بادشاہ بلکہ رب کا فرستادہ ہوں

مورخہ ۲۳ ۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۴)

بیضاء ۔ بے عیب ۔ جیسے فرمایا ۔ الذین ابیضت وجوھھم ۔

تلقف ۔ تباہ کرے گا۔

جو لوگ علم النفس ۔ علم توجہ ۔ مسمریزم ۔ ہپناٹزم جانتے ہیں وہ تو کہتے ہیں کہ موسیٰ اور ان لوگوں نے توجہ خاص سے عصا اور رسیوں کی شکل سانپ کی دکھائی ۔ موسیٰ کی قوت بڑھ کر تھی ۔ اس لئے وہ جیت گیا ۔ اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ گولیاں آگ پر رکھنے سے سانپ کی شکل بن جاتی ہیں ۔ اور سونٹا مارنے سے کچھ بھی نہیں رہتا ۔ بعض لوگ اسے استعارے کے رنگ میں پیشگوئی سمجھتے ہیں ۔

میں ایمانی رنگ میں تو بڑھیوں کے ایمان کی طرح بلا دلیل مان لیتا ہوں ۔ مگر خصم کے مقابلہ میں قول موجہ کی ضرورت ہے ۔ قرآن نے حضرت نبی کریم کو حضرت موسیٰ کا مثیل (انا ارسلنا الیکم رسولًا شاھدًا علیکم کما ارسلنا الٰی فرعون رسولا ۔ و شھد شاھد من بنی اسرائیل) فرمایا ہے ۔

پس عصا کے سانپ بن جانے کے بار بار ذکر میں حکمت ہے ۔

ان الاسلام لیأرز الی المدینۃ ۔ کما تأرز الحیۃ الی جحر ۔

یہ اسلام مدینہ طیبہ میں اس طرح جمع ہوگا ۔ جس طرح سانپ اپنے بل میں ۔ پھر مدینہ کے لئے فرمایا ہے ۔

بیوا ایک شہر و کھلایا گیا ۔ تاکل القریٰ ۔ ایک طرف اسلام کو دشمن کے ہلاک کرنے کے لئے سانپ فرمایا ہے ۔ دوسری طرف مدینہ کو سانپ کی جگہ ۔ پھر ساحر کے ساتھ علیم کا لفظ موسیٰ کے لئے آیا ہے ۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ساحر کہا گیا ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ساحر کی علیم سے تفسیر فرمائی ہے ۔ حدیث میں آیا ہے ۔ الساحر ۔ الماھر ۔ الذی کلما حق ولطف ماخذہ ۔ جس کا لوگ مقابلہ نہیں کر سکتے ۔ اسے ساحر کہدیتے ہیں موسیٰ نے جو کچھ پیش کیا .... وہ بے عیب تھا ۔ پس مخالفین نے جو کچھ پیش کیا اس کے سامنے وہ کچھ بھی نہ تھا ۔ تلقف ما یافکون ۔

قال القوا ۔ انبیاء پہلے حملہ نہیں کرتے ۔

اما ان تلقی ۔ یہ ساحروں کا ادب ہے جس نے انہیں مومن بنایا ۔ حضرت صاحب اکثر فرمایا کرتے تھے ۔ الطریقۃ کلھا ادب ۔

دوسرا نکتہ صوفیا نے یہ لکھا ہے کہ مومن و کافر میں کیا فرق ہے ۔ ایک وقت ایسی کمزوری کہ متیاب ہو کر پھر بھی مزدوری کے طالب ہیں ۔ انعام بھی نہیں کہا ۔ دوسرے وقت یہ حالت کہ انہی فرعون کو ڈانٹ دیا اور اس کی کچھ حقیقت نہ سمجھی ۔ اسکی وجہ کیونکہ

کی کچھ بھی پروا نہ کی بلکہ مال چھوڑ کر جان کی بھی پروا نہ رہی۔

مورخہ ۲۴۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع نمبر ۵)

الھتک۔ یہ بات غور کرنے کے قابل ہے کہ وہ اپنے معبود کو ایسا کمزور خیال کرتے ہیں کہ موسےٰ اسے موقوف کر سکتا ہے۔ جو قومیں رب العالمین کو چھوڑ کر غیر کی طرف جھکتی ہیں ان کی عقل ایسی ہی ماری جاتی ہے۔

بعض ملکوں میں رعایا تو بادشاہ کی پوجا کرنے پر مجبور ہے اور بادشاہ خدا کی۔ اسمیں حکمت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ رعایا پر شرک کی وجہ سے ناراض رہے تو وہ ہمیشہ محکوم ہیں اور بادشاہ پر بوجہ توحید راضی رہے۔ تو وہ ہمیشہ حاکم بنا رہے۔

بُت پرستوں سے بدتر وہ ہیں جو بُتوں کو چھوڑ کر نفس کی دیوی کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر ان سے بھی بدتر وہ ہیں جو یہی کہتے رہتے ہیں کہ فلان فلان فلاسفر کا یہ قول ہے حالانکہ فلاسفروں کا کسی بات پر اجماع نہیں ہوتا۔ میں نے ایک فلاسفر کا قول پڑھا ہے کہ وہ اپنے تئیں خدا سے اعلیٰ سمجھتا۔ وہ کہتا۔۔۔ کہ گلاب کی جڑ سے گلاب کا پھول جو اس کا نتیجہ ہے۔ اچھا ہے۔

استعینوا۔ اللہ کی توجہ۔ عنایت۔ اعانت چاہو۔

واصبروا۔ استقلال سے کام کرو۔

قالوا۔ وہ جو سطحی خیالات کے تھے۔

فینظر کیف تعملون۔ ایک جگہ مسلمانوں کو بھی فرماتا ہے کہ تم کو بھی ہم دنیا میں بادشاہ بنائیں گے۔ پھر دیکھیں گے۔ تم کیسا عملدرآمد کرتے ہو۔ فننظر کیف تعملون

مورخہ ۲۵۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع نمبر ۶)

میں نے بارہا سنا ہے کہ مجرموں کی گرفتاری کا جناب الٰہی میں ایک وقت ہوتا ہے ابن لیل کی کچہری میں ایک شخص کو سزا دی گئی اس نے کہا کہ یہ میرا پہلا جرم تھا۔ سزا ہلکی دینی چاہیئے تھی۔ آپنے سزا بڑھا دی وجہ یہ بتائی کہ اس نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ اگر یہ پہلی دفعہ کرتا۔ تو پکڑا ایک نہ جاتا۔ خدا نے خود فرمایا ہے۔ ویعفوا عن کثیراً۔

ولقد اخذنا۔ فرعون کی گرفتاری کا وقت آگیا۔

بالسنین۔ معلوم ہوا کہ قحط سال اور کمی پیداوار اس لئے ہوتی ہے کہ لوگ ذکر الٰہی میں مشغول ہوں۔ خدا کی قدرتوں سے لوگ ایسے غافل ہیں کہ ہمارے حضرت صاحب فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص کہہ دے کہ امریکہ میں ایسی کل نکلی ہے جس سے درخت چلنے آتے ہیں۔ پتھر بولتے ہیں تو وہ مان لیتے ہیں۔ مگر انبیاء کی نسبت ایسی بات سُن کر صاف انکار کر دیتے ہیں۔

یطیّروا بموسیٰ۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی یہود نے کہا منذ اتانا۔ غلت سعارنا۔ وقلت امطارنا۔

طائر۔ خط۔ حصہ۔

لتسحرنا۔ دہوکہ دے ہمیں۔

الطوفان۔ بہت سیلاب پانی کا۔

نوح کے قصہ میں آتا ہے۔ فاخذہم الطوفان وھم ظالمون۔ طوفان موت اور طاعون کو بھی کہتے ہیں۔

الجراد۔ جرو کہتے ہیں چھیل دینے کو

القمل۔ گھن۔ سوسُس۔ ٹڈی دل کے چھوٹے بچے۔ چچڑی

الدم۔ نکسیر کا مرض۔ بعض کہتے ہیں۔ پانی گندہ ہو کر سرخ ہو جاتا ہے۔ یہ معنے بھی صحیح ہیں۔ بحر احمر مشہور ہے۔

بما۔ اس منتر کے ساتھ جو اس نے تجھے سکھایا۔

فاتوا علے قوم۔ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اس واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے اُٹھتے۔ تو ستر بار استغفار فرماتے۔ موسیٰ کی قوم کی درخواست بھی۔ دوسری قوم میں میل وجول کی وجہ سے تھی۔ انگریزوں کی قوم اس معاملہ میں بہت ہوشیار ہے وہ ہندوستان میں آئے مگر ہندوستانیوں سے بہت کم میل وجول رکھتے ہیں۔ اس طرح قومی خصائص جاتی رہتی ہیں۔

فضلکم۔ پھر کس قدر بیوقوفی ہے کہ افضل مفضول کی پرستش کرے۔

یستحیون نساءکم۔ مکہ کے بے ایمان فرعون سے بڑھ کر تھے کہ انہوں نے عورتوں کو بھی قتل کیا۔

مورخہ ۲۹۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۷)

اربعین لیلۃً۔ چالیس کے عدد سے انسان کو ایک خاص مناسبت ہے نطفہ چالیس دن میں صورت انسان اختیار کرتا ہے۔ ۴۰ دن کے بعد اس کی ماں تندرست ہوتی ہے چالیس سال پر آدمی کے تمام قوے کمال کو پہونچتے ہیں۔ خدا نے موسےٰ سے فرمایا۔ روحانی برکات کے حصول کے لئے تیس دن ہماری طرف تبتل تام کرو۔ اور اگر دس دن اور رہو۔ تو یہ رتبہ اکمل ہے۔

اخلفنی فی قومی۔ ثابت ہُوا کہ جب کوئی بڑا آدمی قوم کا لیڈر مرکز سے جدا ہو تو اپنا ایک خلیفہ مقرر کر کے جاوے۔

جعلہ دکاً۔ صوفیا نے اس مقام پر بحث کی ہے وہ کہتے ہیں پہاڑ تو اب بھی برقرار ہے پس وہاں دیدار الٰہی ہُوا۔ علماء کہتے ہیں کہ وہ ایک تجلی ربانی کو نہ برداشت کر سکا اس لئے جب استقر مکانہ پورا نہ ہُوا۔ تو لن ترانی کیوں کر پورا ہوتا۔

وکن من الشاکرین۔ قدر کرنے والوں میں سے ہو یعنی اسپر عمل کرو۔

ساصرف عن ایاتی۔ یہ تکبر کی سزا ہے۔

ولقاء الاخرۃ۔ یہ ضروری نہیں کہ منہ سے تکذیب آخرت کی جائے بلکہ کئی ہیں۔ جو اپنے اعمال سے ثابت کرتے ہیں کہ گویا مرنا ہی نہیں۔

مورخہ ۳۱۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۸)

بچہ میں طمع حُبّ غیر اللہ غضب شہوت پہلے آجاتی ہے اور قوت ممیزہ انبیاء کی

تعلیم بعد میں۔ یہ انسان کے لئے بڑی مشکل ہے۔ پھر رسم و عادت وصحبت کا اثر ہو
اس لئے خدا کی بات سمجھنے کے لئے فضل آلہی درکار ہے۔ اور بڑے مجاہدہ کی ضرورت
فرعون جس کا تاج ہی گئو کہی تھا اس کی قوم کے بد اثر سے بنی اسرائیل بھی نہ بچے اسی
لئے انہیں گاؤ پرستی کا خیال رہا۔

حلیھم۔ خود اپنے زیوروں سے۔

لہٗ خوار۔ آجکل کی صناعی کے لحاظ سے یہ قابل تعجب امر نہیں۔

لا یکلمھم۔ برہمو۔ نیچری۔ فلاسفرانہ طبیعت کے لوگ بلکہ عامہ علماء غور کریں
یہاں معبودیت کی تردید اسی دلیل سے کی ہے۔ کہ لا یکلمھم۔ پس وہ خدا
کیوں کر معبود ہو۔ جو کلام نہیں کرتا۔

لا یھدیھم سبیلا۔ کلام کے ساتھ یہ شرط ہے کہ وہ کوئی عمدہ راہ دکھلائی۔

سقط فی ایدیھم۔ اس کے معنے ہیں۔ "ندامت ہوئی"

غضبان اسفاً۔ دیکھا انبیاء علیہم السلام شرک سے کیسے بیزار ہوتے ہیں۔
یہ لوگ اصول کی طرف پہلے توجہ کرتے ہیں۔ ٹمپرنس سوسائٹیاں۔ ہمدردی حیوانات
کی سوسائٹیاں اسی لئے کامیاب نہیں ہوتیں کہ فروع کی طرف توجہ کرتی ہے۔

اعجلتم امر ربکم۔ حضرت موسےٰ نے اپنے جانے کا دن نہ گنا تھا اس لئے قوم
کو سامری نے دہوکہ دیا کہ وہ وعدہ مقررہ پر نہیں آئے۔ خدا بچھڑے میں آگیا۔

القی۔ رکھ دیں۔

ابن امّ۔ ماں میں ایک خاص قسم کی محبت ہوتی ہے۔ پیار کے لئے اسکی طرف
منسوب کیا۔

قال رب اغفرلی۔ انبیاء قدم قدم پر دعا کرتے ہیں۔ اس زمانہ کے لوگوں
کی طرح غافل نہیں ہوتے۔

یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۹)

اس رکوع میں دو باتیں ہیں کہ انسان ذلیل کس طرح ہوتا ہے اور مظفر و منصور کس طرح
کوئی انسان فطرتاً ذلت کو نہیں چاہتا اور عزت کو ہر حال چاہتا ہے۔ ذلت کے
وجوہ بیان کئے ہیں۔ فرمایا۔ ان الذین اتخذوا العجل۔

ذلت کی جڑ شرک و افترا ہے اور اس سے بچنے کا اصل رجوع الی اللہ بذریعہ ایمان
و استغفار ہے۔

واختار موسیٰ۔ اس پر موسیٰ کی قوم نے کہا ہم کس طرح یقین کریں یہ باتیں خدا نے
کہی ہیں۔ آپنے ۷۰ آدمیوں کو منتخب کیا۔

اخذتھم الرجفۃ۔ وہ آتش فشان پہاڑ تھا۔ زلزلہ آیا۔ توجہ الی اللہ کے لئے
تھا وہ ڈرے اور کہا کہ ہم بلکہ ہماری اولاد خدا کی آواز کبھی نہیں سننا چاہتے
اسی بے ادبی کا نتیجہ تھا کہ موسےٰ ایسا پیغمبر پھر ان میں سے پیدا نہ ہوا۔ بلکہ ان کو
بھائیوں میں پیدا ہونے کی بشارت ملی۔

فتنتک۔ بھلے کو بُرے سے الگ کرنا۔

فسا کتبھا۔ اب یہ انعام کسی اور قوم کو ملیگا۔

یؤتون الزکوٰۃ۔ سچی پاکیزگی اپنے نفس کو مزکّی و مطہر کر دینا۔

والانجیل۔ ایک اعمال ۳ باب ۲۱۔ ۲۲ آیت میں۔ متی ۱۳ باب ۳۱ آیت
یوحنا ۱ باب ۲۲ آیت۔

یامرھم بالمعروف۔ ایک پہچان پیشگوئی سے ہوتی ہے۔ دوسری تعلیم سے
چنانچہ اس کے اصول بیان فرمائے۔

اصر۔ بڑے عظیم الشان معاہدے کی خلاف ورزی سے جو عذاب آتا ہے۔ وہ
نبی کریم کی متابعت سے ٹل گیا۔

۶۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۰)

وکلمٰت۔ اب تو قرآن کریم قسم کے لئے رکھا ہے۔ یا عمل حُبّ و بغض و حصول رزق
کے لئے افسوس جو قرآن حب لغیر اللہ کو چھوڑ و اکر الحب للّٰہ کے لئے آیا۔ اس سے یہ
امید رکھی جاوے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے جو میرا پیر بھائی تھا۔ مجھے ایک عمل لکھ بھیجا کہ اسے پڑھنے
سے ڈیڑھ سو روپیہ آمدنی ہو جائے گی۔ جو میں نے کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ غرض حال
پر اس نے مجھے لکھا۔ ؎

بمطلب کے رسد جویائے کام آہستہ آہستہ ❊ زور یا میکشد صیاد دام آہستہ آہستہ

اس کے بعد جب میں نے وہ عمل کیا اور اپنی اوسط آمدنی کی نکالی تو سچ مچ ڈیڑہ سو
نکلی۔ مگر معاً میرے دل میں آیا یہ اس عمل کا نتیجہ ہے یا طبابت کا۔ اس بات کو صاف
کرنے کے لئے میں نے ارادہ کیا کہ پہلے صرف طبابت کرتا ہوں۔ پھر دوسرے مہینے
طبابت چھوڑ کر صرف یہ عمل کرونگا۔ پھر دیکھوں گا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ اللہ کا خاص فضل
ہے اس نے میری ہدایت کا سامان بہم پہنچایا۔ اس مہینے مجھے طبابت سے ۱۲۰۰ روپیہ
کی آمد ہوئی۔ اس عمل کو میں نے اپنے خسارے کا موجب جانا اس لئے چھوڑ دیا۔ کچھ
مدت بعد وہی عمل بتانے والا آیا۔ جس نے آخر مجھ سے استدعا کی۔ کہ مہاراج کے پاس
مجھے ساٹھ روپے کا دعا گو ہی بنوا دو۔ حتےٰ کہ پندرہ روپے راضی ہو گیا۔ جس سے
صاف کھل گیا کہ یہ فرقہ کیسا ذلیل ہے اور یہ راہ منعم علیہم کی نہیں۔

من طیبٰت ما رزقنٰکم۔ سلطنت سے جو مال ملتا ہے۔ غنیمت کا مال بڑا طیب ہوتا ہے

حطۃ۔ استغفار جس کا نتیجہ نغفر لکم خطیٰتکم ہے۔

سجداً۔ فرمانبرداری جس کا نتیجہ سنزید المحسنین ہو گا۔

من السماء۔ اٹل۔

مورخہ ۷۔ ستمبر سنہ ۹ء

(رکوع ۱۱)

یہودیوں عیسائیوں کی باتیں مسلمانوں کی نصیحت کے لئے ہیں۔

عن القریۃ۔ (۱) یاردن کے کنارے یروشلم (۲) دوسرے معنے یہ کہ لوگوں کے
اجتماع سے جو فرعون کے غرق ہوتے وقت تھے۔

فی السبت ۔ سبت کے معنے آرام کے بھی ہیں ۔ جس کو ذرا آرام ملا ۔ حد سے گزرنا شروع کر دیا ۔

نفس ہر کس کمتر از فرعون نیست ✤ لیکن او را عون ما را عون است

دوسرے معنے سبت کے ہفتہ کے ہیں ۔ یہود کو اس دن شکار کی ممانعت تھی جیسے مسلمانوں میں جمعہ ہے ۔

نبلوہم ۔ مخلصوں اور شریروں کا اظہار کرنے

نسوا ۔ چھوڑ دیا انہوں نے ۔

مورخہ ۸ ۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ ء

(رکوع ۱۱ - ۱۲)

واشہدہم ۔ ہر ایک لڑکے کو جب ہوش آتا ہے تو وہ اپنے آپ پر گواہ ہوتا ہے کہ میں اپنا رب نہیں ہوں ۔ بلکہ ایک اور مدبر بالارادہ ہستی ہے ۔

میں تو اپنے آپ سے یہ سوال کر کے اس نتیجہ پر پہنچ چکا ہوں کہ میرا رب وہی ہے جو رب العالمین ہے ۔ ایک شخص نے کیا ہی عمدہ دلیل دی ہے ۔ البعرۃ تدل علے البعیر ۔ واثر القدم علے المسیر ۔ اما تدل ان الارض والسموات تدل علے العلیم القدیر ۔

اتینٰہ اٰیٰتنا ۔ کچھ کتاب دی ۔

فانسلخ منہا ۔ اسپر عمل نہ کیا ۔ الگ ہو گیا ۔

لرفعنٰہ بہا ۔ اس کو بہت ترقی دیتے ۔ در سلخ عشق جز ایں ۔ نکشند ۔

سلخ کہتے ہیں اس جگہ کو جہاں جانوروں کی کھال اتاری جائے ۔

تحمل علیہ ۔ دھتکارنے کا پتھر اٹھاؤ ۔

او تترکہ یلہث ۔ یعنی ہر دو حال بے آرام ہے ۔

وللہ الاسماء الحسنیٰ ۔ جس قسم کا عیب اور نقصان انسان میں ہو اسی کے مقابل خدا کو نام سے دعا کرے ۔

مورخہ ۱۱ ۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ ء

(رکوع ۱۳)

فی ملکوت السمٰوات ۔ غور کریں کیا کوئی آسمانی بادشاہت ۔ کلام الٰہی کے نزول کا مدعی تھا اس سے پہلے پھر تم اگلی آسمانی کتب سے موازنہ کرلو کہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر ہے یا نہیں ۔

والارض ۔ پھر زمین والے گواہی دے سکتے ہیں ۔ کہ میرا کیرکٹر کیسا ہے اور میرے پیرو کیسے ہیں ۔

وان عسیٰ ان یکون قد اقترب اجلہم ۔ آسمان میں ایک وقت خاموشی ہوتی ہے دوسرے وقت بجلی کا کوندنا ۔ بادل کا گرجنا اسی طرح زمین کا حال ہے ۔ ایک وقت سیلاب ۔ دوسرے وقت مطلع صاف ۔ پس یہ الہاموں کا زور یہ مذہبوں کے آپس میں ملنے مزور ایک مفید نتیجہ رکھتے ہیں یہ جھگڑے خود گواہ ہیں اس بات کے کہ دنیا میں امن عامہ آنے والا ہے ۔

من یضلل ۔ یہ نتیجہ انسان کی اپنی اختیار کردہ ضلالت کا ۔ دو خط جب زاویہ پیدا کرینگے تو جوں جوں بڑھیں گے ۔ فاصلہ ہی بڑھتا جاویگا ۔

عن الساعۃ ۔ تیری کامیابی اور دشمنوں کی تباہی کا وقت ۔

ثقلت فی السمٰوات والارض ۔ کیا کبھی کسی نے سنا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی کی تمام قوم اور تمام ملک سب کے سب مسلمان ہو گئے ہوں اس واسطے یہ عظیم بات ہے ۔

ان انا الا نذیر وبشیر ۔ ہاں یہ بات ہے کہ حق کے دشمنوں کے لئے ڈرانے والا ہوں ۔

مورخہ ۱۳ ۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ ء

(رکوع ۱۴)

شرک بری بلا ہے اس سے قوموں میں تفرقہ پڑتا ہے ۔ مشرک کبھی سچے علوم کا وارث نہیں ہوتا یہ سورۃ اب ختم ہوتی ہے ۔ اس لئے اخیر میں پھر رسالتماب کی تعلیم کا خلاصہ بیان کر دیا ہے جو توحید ہے ۔

من نفس واحدۃ ۔ ہر ایک شخص ایک آدمی کا نطفہ ہوتا ہے ۔

منہا ۔ اسی کی قسم کا ۔ یہ ظاہر ہے آدم زاد کے حیوانات سے نکاح نہیں ہوتے ۔ گدہی ۔ بکری ۔ لونڈی سے اولاد نہیں لے سکتے ۔

لیسکن الیہا ۔ دوسرے مقام پر فرمایا ۔ لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ ۔ عورت ذات بوجہ اپنی کم علمی ۔ ناتجربہ کاری کے بہت ہی قابل رحم وقابل مہربانی ہے جن کے گھر میں آرام ہو اور بیوی ہو وہ بہت آرام پاتے ہیں ۔ شہوت کے بد استعمال میں کم گرفتار ہوتے ہیں ۔

جعلا لہ شرکاء ۔ کئی ایسے لوگ ہیں جن کا یہ حال ہے ۔

لا یستطیعون لہم نصراً ۔ وہ ان مشرکان عرب کی کچھ مدد نہ کر سکیں گے ۔

ولا انفسہم ۔ ان کی اپنی ہی خبر نہیں چنانچہ سب توڑے گئے ۔ قطب شمالی یا جنوبی کی دریافت کوئی بڑا کام نہیں ۔ کام تو یہ بے نظیر ہے کہ آپنے تمام عرب میں وحدت و یکجہتی کی روح پھونک دی ۔ اور انہیں حیوان سے با اخلاق باخدا انسان بنا دیا ۔ کوئی ہے ؟ جو اسکی نظیر دکھائے ۔

ثم کیدون ۔ مجھ سے سب ملکر جنگ کرو اور مہلت بھی نہ دو ۔ یہ جرأت راستباز نبی کے سوا کسی میں نہیں ہو سکتی ۔

وھو یتولی الصالحین ۔ خدا کی تولی کی علامت یہ ہے کہ انسان دن بدن ظلمات سے نکل کر نور کی طرف آتا ہے ۔

فاتحین ۔ مورخ ۔ سائنس دان سب قرآن کی مخالفت میں کمربستہ ہیں اور مسلمان خفتہ ۔

لعلکم ترحمون ۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہاں مومن مخاطب نہیں ۔ مگر لوگ ہیں کہ الحمد امام کے پیچھے نہ پڑھنے کا جھگڑا لے بیٹھتے ہیں ۔ اتنا نہیں سمجھتے ۔ کہ یہاں مومن مخاطب نہیں ۔ پھر دور کی صف میں کھڑا ہوا تو سن ہی نہیں سکتا ۔ پھر ظہر و عصر کی نمازوں میں تو جہری قرأت نہیں ہوتی ۔ پس خلف الامام الحمد پڑھنے سے کیوں منع کرتے ہیں ۔

ولہ یسجدون ۔ اسکے فرمانبردار ہوتے ہیں ۔

یہاں سورہ اعراف کے نوٹ ختم ہوئے

والحمد للہ ✤